فقہ اسلامی اور وضعی قوانین میں جنون اور فاتر العقلی کی بنیادیں اور فوج داری مسئولیت پر ان کے اثرات

سلیم رضا ❁

Insanity and Idiocy in Islamic and Pakistani Laws and Their Effects on Criminal Liability

Saleem Raza Qureshi ❁

ABSTRACT

It is well known that the mind plays a dominant role in all human actions. Mental diseases obliterate perceptual or volitional capacity of a human. If a person suffering from such a mental disease commits, the accused is not held responsible and convicted due to the absence of mental faculties. In this article, various degrees of unsoundness of mind in Islamic and positive law have been identified. Moreover, the modern scientific methods like Mc Naughthon rules, Durham rule, and those developed by American Law Institute (ALI), which are being employed in the cotemporary world for determining unsoundness, have also been examined from Islamic perspective and compared with the provisions of

❁ ایڈووکیٹ، ڈسٹرکٹ کورٹس، اسلام آباد۔(saleemrazag82@gmail.com)
❁ Advocate, District Courts, Islamabad. (saleemrazag82@gmail.com)

Pakistani law. In addition, precedents from the superior judiciary in this regard have also been quoted.

۞۞۞۞۞

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کرنے کے بعد اس کو عقل کی نعمت سے سرفراز کیا اور اس کے مکلّف ہونے کا ایک سبب عقل ہے جو کہ انسان کو خیر اور شر کے درمیان فرق کرنے کا شعور عطا کرتی ہے اور انسان جو بھی افعال کرتا ہے اس کے نتائج و عواقب سے متعلق اسے اطلاع فراہم کرتی ہے۔ انسان کی اہلیت اور اس کی صلاحیت کا پتا دیتی ہے، اس کے حقوق اور واجبات اسی اہلیت ہی پر منحصر ہیں۔ جنون ایک سماوی عارضہ ہے۔ اس عارضہ میں ایک انسان کی اہلیت وجوب متاثر نہیں ہوتی بلکہ اسی طرح اپنا وجود رکھتی ہے جس طرح کہ ایک مکلف انسان میں موجود ہوتی ہے، لیکن جب کسی شخص میں ادراک اپنا وجود کھودیتا ہے تو اس کا اختیار بھی مفقود ہو جاتا ہے۔ اس طرح اس کی فوج داری مسئولیت زیر بحث آتی ہے چناں چہ اس کی فوج داری مسئولیت کا مفقود ہونا شریعت اسلامیہ کی نصوص پر مبنی ہے۔ فقہاے اسلام نے جنون کے حوالے سے وہ اصول بیان کر دیے ہیں کہ جن سے اس کے ادراک کی عدم موجودگی فوج داری مسئولیت پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ اس میں وہ تمام ذہنی بیماریاں شامل ہیں جن سے یہ ادراک مفقود ہو جائے تو جنون یا فاتر العقلی کی حالت واقع ہوجاتی ہے۔ اس مقالے میں جنون اور فاتر العقلی کی ان تمام حالتوں کو اصول فقہ اور فقہ اسلامی کی روشنی میں بیان کیا جائے گا، پاکستانی فوج داری قانون اور جدید طبی تحقیقات کے تناظر میں موجود اس کی مختلف صورتوں کو بیان کرنے کے بعد اس کے فوج داری مسئولیت پر اثرات کا جائزہ لیا جائے گا اور اس کی تائید عدالتی نظائر سے واضح کی جائے گی۔ آخر میں نتائج اخذ کیے جائیں گے اور یہ بیان کیا جائے گا کہ وضعی قانون کس قدر اسلامی قانون سے ہم آہنگ ہے۔

اس سے قبل کہ فوج داری مسئولیت پر جنون اور فاتر العقلی کے اثرات کو بیان کیا جائے فوج داری مسئولیت کی تعریف کو بیان کیا جاتا ہے۔

فوج داری مسئولیت کی تعریف

فقہی تصانیف کی طرف مراجعت سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ فقہا نے کسی فرد پر سزا کے نفاذ

کے لیے انسان کی مسئولیت کے بجائے قانونی اہلیت کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

۱۔ عبدالقادر عودۃ (۱۳۷۴ھ)فوج داری مسئولیت کی تعریف بیان کرتے ہیں: ”أن يتحمل الإنسان نتائج الأفعال المحرمة التي يأتيها مختاراً وهو مدرك لمعانيها ونتائجها.“[۱] (انسان ان ممنوع افعال کے نتائج برداشت کرے جو اس نے اپنے اختیار سے اور ان کے نتائج اور معانی کو سمجھتے ہوئے کیے ہیں۔)

۲۔ مصطفی الزلمی (۱۴۳۷ھ) نے یوں تعریف کی ہے: ”مسؤولية الشخص كونه مطالباً بتبعات تصرفاته غيرالمشروعة.“[۲] (مسئولیت کسی شخص سے اس کے غیر قانونی تصرفات او ر اعمال کے مؤاخذہ کرنے کا نام ہے۔)

جنون کا مفہوم

جنون کی لغوی تعریف:”الْجُنُونُ فِي اللُّغَةِ:مَصْدَرُ جُنَّ الرَّجُل بِالْبِنَاءِ لِلْمَجْهُول، فَهُوَ مَجْنُونٌ: أَيْ زَال عَقْلُهُ أَوْ فَسَدَ، أَوْ دَخَلَتْهُ الْجِنُّ، وَجَنَّ الشَّيْءَ عَلَيْهِ: سَتَرَهُ.“[۳]

(عربی زبان میں جنون (جُنَّ الرَّجُل) مجہول کے صیغہ کے ساتھ کا مصدر ہے۔جب کسی کی عقل زائل ہو جائے یا اس میں فساد آ جائے یا اس میں جن آ جائے(وَجَنَّ الشَّيْءَ عَلَيْهِ) کہا جاتا ہے کہ جب چیز اس کو ڈھانپ لے۔) اسی سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰكَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ﴾[۴]
(اور جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انھوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے۔)

قرطبی (۶۷۱ھ/۱۲۸۴ء) اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں: (فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ)یعنی جب رات نے اسے اپنی تاریکی کے ساتھ ڈھانپ لیا۔(الْجَنَّةُ وَالْجِنَّةُ وَالْجُنَّةُ وَالْجَنِينُ وَالْمِجَنُّ وَالْجِنُّ)

۱۔ عبدالقادر عودۃ، **التشريع الجنائي الإسلامي**(بیروت: مؤسسۃالرسالۃ،س ن)،۱: ۳۹۲۔

۲۔ مصطفی الزلمی، **موانع المسؤولية الجنائية** (بیروت: دار صادر،۱۴۱۴ھ)،۱۹۔

۳۔ ابن منظور، **لسان العرب**، فصل الجیم حرف النون (بیروت: دار صادر،۱۴۱۴ھ)،۱۶: ۲۴۴۔

۴۔ القرآن،۶: ۷۶۔

تمام الفاظ بمعنی ستر (ڈھانپنا) کے ہیں اور (وَجَنَانُ اللَّيْلِ) کا معنی رات کی سخت تاریکی ہونا اور اس کا ڈھانپ لینا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ (جُنُونُ اللَّيْلِ) بھی اسی معنی میں ہے اور کہا جاتا ہے (جَنَّهُ اللَّيْلُ وَأَجَنَّهُ اللَّيْلُ) (رات نے اسے ڈھانپ لیا) اس معنی میں یہ دونوں لغتیں درست ہیں۔)[۵]

جنون کی اصطلاحی تعریف: فقہا نے جنون کی متعدد تعریفیں بیان کی ہیں:

حنفیہ کی تعریف: "وَالْمَجْنُونُ عَدِيمُ الْعَقْلِ إِلَى الْإِصَابَةِ عَادَةً."[۶] (مجنون عقل سے عاری ہو کر اس کا عادی ہو جاتا ہے۔)

مالکیہ کی تعریف: ''زوال العقل و ذهابه"[۷] (عقل کا زوال اور اس کا چلے جانا۔)

شافعیہ کی تعریف: "مرض يزيل الشعور من القلب مع بقاء الحركة والقوة في الأعضاء."[۸] (یہ وہ مرض ہے جو انسانی قلب سے شعور کو زائل کر دیتا ہے لیکن اس کے ساتھ اعضا میں قوت و حرکت باقی رہتی ہے۔)

حنابلہ کی تعریف: "زوال العقل"[۹] (عقل کا زائل ہو جانا۔)

اصولیین اور جنون کی تعریف

اختلال القوة المميزة بين الأمور الحسنة والقبيحة المدركة للعواقب بأن لا يظهر آثارها ويتعطّل أفعالها، إمّا لنقصان جبل عليه الدماغ في أصل الخلقة وإمّا لخروج مزاج الدماغ عن الاعتدال بسبب خلط وآفة، وإمّا لاستيلاء الشيطان عليه وإلقاء الخيالات الفاسدة إليه بحيث يقرع.[۱۰]

۵۔ محمد بن احمد ابو بکر انصاری الاندلسی قرطبی، **الجامع لأحكام القرآن** (بیروت، دار الكتاب العربي، ۱۴۲۳ھ)، ۷: ۲۶۔

۶۔ محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی، **المبسوط** (بیروت: دار المعرفة، ۱۳۷۲ھ) ۲۴: ۱۵۷۔

۷۔ محمد احمد شنقیطی، **الفتح الرباني على نظم رسالة ابن أبي زيد القيرواني** (بیروت: المكتبة العصرية، ۱۴۲۶ھ)، ۴۷۔

۸۔ ابی بکر عثمان بن محمد شطا دمیاطی، **حاشية إعانة الطالبين** (بیروت: دار الكتب العلمية، س ن)، ۱: ۱۰۴۔

۹۔ شمس الدین محمد بن عبداللہ زرکشی، **شرح الزركشي على مختصر الخرقي** (بیروت: دار الكتب العلمية، ۱۴۲۳ھ)، ۲: ۴۶۲۔ علامہ زرکشی فرماتے ہیں چوں کہ جنون، نیند اور بے ہوشی میں انسانی عقل زائل ہو جاتی ہے اس لیے ایسے شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس امر میں ہمارے فقہا کا اتفاق ہے، کیوں کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص کی عقل زائل ہو گئی تو وہ شخص مجنون کے مشابہ ہے۔

۱۰۔ محمد بن اعلیٰ تھانوی، **كشاف اصطلاحات الفنون** (بیروت: دار الكتب العلمية، ۱۴۱۸ھ)، ۲: ۸۳۔

(جنون دراصل انسان کی اس قوت میں خرابی پیدا ہونا ہے جو اچھے اور برے امور کے مابین تمیز کرتی ہے بایں طور کہ اس کے ادراک کی قوت کے مثبت اثرات ظاہر نہیں ہوتے اور اس کی کارکردگی معطل ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ طبعی طور پر ناقص ہونا ہے اور اس میں تخلیقی طور پر نقص ہونا ہے یا اس کی وجہ دماغ کا اعتدال سے ہٹ جانا ہے یا ایسا شیطان کے غلبہ پانے کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے اور وہ فاسد خیالات اس کے ذہن میں ڈالتا رہتا ہے۔)

عبدالعزیز بخاری(۷۳۰ھ) کی تعریف

لَا يُمْكِنُ الْوُقُوفُ عَلَى حَقِيقَةِ الْجُنُونِ إِلَّا بَعْدَ الْوُقُوفِ عَلَى حَقِيقَةِ الْعَقْلِ وَمَحَلِّهِ وَأَفْعَالِهِ فَالْعَقْلُ مَعْنًى يُمْكِنُ بِهِ الِاسْتِدْلَال مِنْ الشَّاهِدِ عَلَى الْغَائِبِ وَالِاطِّلَاعُ عَلَى عَوَاقِبِ الْأُمُورِ وَالتَّمْيِيزُ بَيْنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَمَحَلُّهُ الدِّمَاغُ وَالْمَعْنَى الْمُوجِبُ انْعِدَامَ آثَارِهِ وَتَعْطِيلَ أَفْعَالِهِ الْبَاعِثُ لِلْإِنْسَانِ عَلَى أَفْعَالٍ مُضَادَّةٍ لِتِلْكَ الْأَفْعَالِ مِنْ غَيْرِ ضَعْفٍ فِي عَامَّةِ أَطْرَافِهِ وَفُتُورٍ فِي سَائِرِ أَعْضَائِهِ يُسَمَّى جُنُونًا.[۱۱]

۱۱۔ عبدالعزیز بخاری، **كشف الأسرار عن أصول فخرالإسلام البزدوي** (بيروت: دارالكتب العلمية، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء)، ۴: ۳۷۱۔

امام ابوالحسن اشعری (۳۳۰ھ) بیان کرتے ہیں: کیا جن انسان کے جسم میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اس مسئلے میں علما کی دو طرح کی رائیں ہیں: کچھ اس بات کے قائل ہیں کہ جنات کا انسان کے اندر داخل ہونا محال ہے، بعض کا یہ کہنا ہے کہ جنات انسان کے اندر داخل ہو سکتے ہیں دلیل یہ حدیث ہے: "اخْرُجْ عَدُوَّ اللهِ أَنَا رَسُولُ اللهِ" (اللہ کے دشمن نکل جا اس لیے کہ میں اللہ کا رسول ہوں) کیوں کہ جن بہت ہی لطیف جسم کے حامل ہوتے ہیں اس لیے عین ممکن ہے کہ یہ ناک، کان، منہ اور مسامات کے ذریعے انسانی جسم میں اس طرح داخل ہو سکیں کہ جس طرح مثلاً پانی اور کھانا معدہ میں پہنچ جاتا ہے حالاں کہ یہ دونوں نسبتاً زیادہ کثیف ہیں جب یہ انسانی جسم میں داخل ہو سکتے ہیں تو جنات کے داخل ہونے میں کیا قباحت ہے۔ اس سے ایک ہی محل میں جواہر کا اجتماع لازم نہیں آئے گا اس لیے کہ ان کا اجتماع اس طور پر ہوتا ہے کہ وہ پڑوس اختیار کرتے ہیں، جسم کے اندر سرایت نہیں کرتے اور ہمارے جسموں میں اس طرح داخل ہو جاتے ہیں جیسے کہ رقیق جسم ظرف میں داخل ہو جاتا ہے۔ جن انسانی عقل و خرد کو متاثر کرتے ہیں یا یہ کہ وہ اسے دیوانہ بھی بنا دیتے ہیں۔ (ابوالحسن علی بن اسماعیل الاشعری، **مقالات الإسلاميين** (بیروت: المكتبة العصرية ۱۴۱۱ھ)، ۲: ۱۲۲۔) حاشیہ میں بیان کی گئی حدیث اس طرح ہے: "عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ شَيْئًا عَجَبًا، نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ: وَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنِي هَذَا بِهِ لَمَمٌ مُنْذُ سَبْعِ سِنِينَ يَأْخُذُهُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَدْنِيهِ» فَأَدْنَتْهُ مِنْهُ فَتَفَلَ فِي فِيهِ وَقَالَ: «اخْرُجْ عَدُوَّ اللهِ أَنَا رَسُولُ اللهِ» ثُمَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا رَجَعْنَا فَأَعْلِمِينَا مَا صَنَعَ» فَلَمَّا رَجَعَ

(جنون کی حقیقت کو معلوم کرنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ عقل کی حیثیت، اس کا محل اور افعال معلوم نہ کر لیے جائیں، عقل کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ کسی شہادت کی بنا پر غائب کے استدلال کے ساتھ چیزوں پر مطلع ہونا، چیزوں کے انجام، اچھی اور بُری چیزوں کے مابین فرق کرنا، اور اس کا محل دماغ ہوتا ہے اور اس کا موجب یہ ہوتا ہے کہ اس کے آثار اور افعال معطل ہو جاتے ہیں اور اس کے باعث اس کے تمام اعضا میں ضعف کے بغیر ہی فتور پیدا ہو جاتا ہے جسے جنون کا نام دیا گیا ہے۔)

علامہ تفتازانی (۷۹۲ھ) کی تعریف: "فَالْجُنُونُ اخْتِلَالُ الْقُوَّةِ الْمُمَيِّزَةِ بَيْنَ الْأُمُورِ الْحَسَنَةِ، وَالْقَبِيحَةِ الْمُدْرِكَةِ لِلْعَوَاقِبِ بِأَنْ لَا يَظْهَرَ آثَارُهَا، وَبِتَعَطُّلِ أَفْعَالِهَا."[۱۲] (جنون سے مراد انسان کی اس قوت میں خرابی پیدا ہونا جو اچھے اور برے امور کے مابین تمیز کرتی ہے اور اس کے ادراک کی قوت کے مثبت اثرات ظاہر نہیں ہوتے اور اس کی کارکردگی معطل ہو جاتی ہے ۔)

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَتْهُ وَمَعَهَا كَبْشَانِ وَأَقِطٌ وَسَمْنٌ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذْ هَذَا الْكَبْشَ فَاتَّخِذْ مِنْهُ مَا أَرَدْتَ» فَقَالَتْ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ مَا رَأَيْنَا بِهِ شَيْئًا مُنْذُ فَارَقْتَنَا." (حضرت یعلیٰ بن مرہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: کہ ایک دفعہ میں رسول ﷺ کے ہم راہ سفر میں تھا تو میں نے عجیب و غریب واقعات دیکھے ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں آئی اور بولی: میرے اس بیٹے کو گذشتہ سات سالوں سے جنون کی بیماری ہے روزانہ دو مرتبہ اس کو دورہ پڑتا ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا: اس کو میرے قریب لاؤ۔ وہ اپنے بیٹے کو آپ ﷺ کے قریب لائی تو آپ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور فرمایا: اے اللہ تعالیٰ کے دشمن نکل جا، میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ جب ہم واپس لوٹیں تو ہمیں بتانا کہ کیا ہوا۔ پھر جب رسول ﷺ واپس لوٹے تو وہ آپ سے ملی، اس کے ہم راہ دو مینڈھے، گھی اور مکھن بھی تھا (اس نے وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیے) رسول ﷺ نے مجھے فرمایا: یہ مینڈھے لے لو اور اس کا جو کچھ کرنا چاہو کرو۔ وہ عورت بولی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی ہے، جب سے آپ گئے ہیں، اس کے بعد اس کی وہ بیماری ختم ہو گئی ہے۔ (ابو عبداللہ الحاکم النیسابوری، **المستدرک علی الصحیحین**، كتاب تواريخ المتقدمين...الخ، وَمِنْ كِتَابِ آيَاتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي هِيَ دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ، رقم: ۴۲۳۲)۔ اس حدیث کو حاکم نے دو طریقوں سے روایت کیا ہے۔ ایک طریقے کے مطابق یہ روایت منقطع دوسری کے مطابق صحیح الاسناد ہے۔ (البانی، **سلسلة الأحاديث الصحيحة** (ریاض: مكتبة المعارف، ۱۴۱۶ھ)، حدیث نمبر ۲۸۱۲)۔

۱۲۔ مسعود بن عمر بن عبداللہ تفتازانی، **التلويح على التوضيح** (بیروت: دار الكتب العلمية، ۱۴۱۶ھ)، ۲: ۳۷۱۔

عبدالقادر عودة(۱۳۷۴ھ) کی تعریف: ”ونستطيع بعد ما سبق أن نعرف الجنون: بأنه زوال العقل أو اختلافه أو ضعفه، وهو تعريف يشمل الجنون والعته وغير ذلك من الحالات المرضية والنفسية التي تؤدي إلى انعدام الإدراك“[۱۳] (ہم جنون کی تعریف یہ کر سکتے ہیں کہ جنون عقل کے زائل ہو جانے، اس میں خلل واقع ہونے اور اس کے کم زور ہو جانے کو کہتے ہیں۔ یہ تعریف جنون باؤلے پن اور دیگر ایسی حالتوں پر مشتمل ہے جن میں بیماری یا کسی نفسیاتی کیفیت کی بنا پر صلاحیت ادراک ختم ہو گئی ہو۔)

یہ جنون کی بعض اہم تعریفیں ہیں جو معنوی اعتبار سے ایک ہی مفہوم ادا کرتی ہیں۔ چناں چہ ان میں درج ذیل مفہوم پایا جاتا ہے:

۱۔ عقل کا زائل ہونا اور اس کا غائب ہو جانا۔

۲۔ جنون ایک تخلیقی نقص ہے جس میں دماغ بُری طرح متاثر ہوتا ہے۔

۳۔ جنون کی وجہ سے انسانی اعضا میں ضعف اور فتور پیدا نہیں ہوتا۔

۴۔ ایسا شیطان کے غلبہ پانے کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے اور وہ فاسد خیالات اس کے ذہن میں ڈالتا رہتا ہے۔ تاہم یہ منفرد اضافہ ہمیں محمد بن علی تھانوی کی تعریف میں ہی نظر آتا ہے۔

چناں چہ انسان کے نفسیاتی حالات جب ذہنی مرض کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جس سے ادراک میں فقدان کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور پاگلوں کے مشابہ افعال پیدا ہو جاتے ہیں جنھیں فقہا عوارضِ اہلیت قرار دیتے ہیں جب کہ بعض فقہا اسے عارضہ اہلیت قرار دینے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ اس کا سبب تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ نفسیاتی علوم اور طبی تحقیقات جس مقام پر آج پہنچ چکے ہیں۔اس میں ہم بہ جا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں بعض نفسیاتی امراض جنون کے قریب ہوتے ہیں اور بعض میں کیفیات کے اعتبار سے اختلاف بھی پایا جاتا ہے اور اس کا اثر فوج داری مسئولیت پر بھی مرتب ہوتا ہے۔

جنون اور عتاہت

جنون اور عتہ (مخبوط الحواس ہونا) میں فرق: عتاہت کی تعریف: ”هو الاختلال بالعقل

۱۳۔ عودة، التشريع الجنائي الإسلامي،۱: ۵۸۵۔

بحيث يختلط كلامه فيشبه مرة كلام العقلاء ومرة كلام المجانين."[۱۴] (عتاہت (فتور عقل) سے مراد عقل میں ایسا خلل یا فتور پیدا ہو جانا جس سے آدمی کی فہم اور سمجھ بوجھ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ بات چیت گڈ مڈ ہو جاتی ہے (انسان صاف بات نہیں کر سکتا۔) اس کا بعض کلام عقل مند شخص کی طرح جب کہ بعض مجنون کی طرح ہوتا ہے۔)

عبدالقادر عودۃ (۱۳۷۴ھ) بیان کرتے ہیں کہ عتاہت جنون کا ایک کم تر درجہ ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ جنون میں عقل بالکلیہ زائل اور مختل ہو جاتی ہے جب کہ عتاہت میں عقل کی کمی واقع ہوتی ہے اور اس کمی کے اگرچہ مختلف درجے ہوتے ہیں مگر کسی بھی درجے میں معتوہ آدمی کا درجۂ ادراک عام عقل مند لوگوں کے درجۂ ادراک کے مساوی نہیں ہوتا۔[۱۵]

محمد مصطفیٰ القللی (۱۳۹۲ھ) عتاہت کے طبی پہلوؤں کو بیان کرتے ہیں:

یہ ایک عقلی نقص ہے جس کے درجات ایک دوسرے سے متفاوت ہوتے ہیں چناں چہ طبی اعتبار سے اس کی بعض صورتوں کی دو طرح سے تقسیم کی گئی ہے:

(الف) انسان میں ذہنی ملکہ کے اعتبار سے اس کی صلاحیتیں مکمل نشو و نما نہیں پاتیں اور اس کا سبب اس کی خلقت میں نقص اس کی پیدائش کے دن سے موجود ہوتا ہے۔ اس کے ادراک کی باقی قوتیں دیگر افراد کی طرح ہی نشو و نما پاتی ہیں۔

(ب) اس قسم کی عتاہت کا مطلب ادراک کی نشو و نما کا رک جانا ہے۔ یعنی اس شخص کے ادراک کی نشو و نما شروع ہو کر کسی خاص معین عمر کو پہنچ کر کسی خاص مرحلے پر رک جاتی ہے۔ اس کی تمیز (شعور) کی صلاحیت کی خرابی اس درجہ تک پہنچ جاتی ہے کہ اس کا مختلف امور میں اندازہ لگانے کا ذہنی پیمانہ ایک بچے کی مانند ہو جاتا ہے[۱۶]

اگر مندرجہ بالا عتاہت کی اقسام کو دیکھا جائے تو پہلی قسم میں ذہنی نقص زیادہ پایا جاتا ہے۔

۱۴- علی بن محمد السید الشریف جرجانی، **معجم التعريفات** (قاہرہ: دار الفضيلة، س ن)، ۱۴۹۔

۱۵- عودۃ، **التشريع الجنائي الإسلامي**، ۱: ۵۸۷۔

۱۶- محمد مصطفیٰ القللی، **المسئولية الجنائية** (قاہرہ: مطبعة جامعة فواد الأول، ۱۹۴۸ء)، ۳۷۵۔

جنون اور عتاہت کے درمیان اتفاق اور اختلاف

اتفاق کی صورتیں

۱۔ جنون اور عتاہت انسان کی دو بیماریاں ہیں جن میں جسم ان سے سلامت رہتا ہے۔[۱۷]

۲۔ دونوں بیماریوں میں ادراکِ سلیم اور معاملات کو چلانے کی صلاحیت و تدبیر مفقود ہو جاتی ہے۔[۱۸]

۳۔ ان دونوں بیماریوں میں انسانی عقل کے زائل ہونے اور اس (بیماری) سے شفا کے امکانات بہ یک وقت موجود رہتے ہیں۔[۱۹]

۴۔ جنون سے انسان میں تکلیف ساقط ہو جاتی ہے جب کہ عتاہت میں تکلیف اس وقت ساقط ہوتی ہے جب کہ اس میں تمیز (شعور) کا فقدان ہو۔[۲۰]

۵۔ جنون کا لفظ عتاہت کے لیے بولا جاتا ہے اور مجنون معتوہ کہلاتا ہے اس کے برعکس کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب عتاہت شدید نوعیت کی ہو لیکن فقہا کے نزدیک معتوہ مجنون سے مختلف ہوتا ہے لیکن دونوں الفاظ کلام کے سیاق و سباق میں اکٹھے ہو گئے ہیں۔[۲۱]

اختلاف کی صورتیں

۱۔ جنون میں عقل کا فتور پیدا ہوتا ہے اور ادراک منعدم ہو جاتا ہے جب کہ عتاہت عقل اور ادراک میں کم زوری کا نام ہے۔[۲۲]

۱۷۔ الحاج ابن امیر محمد بن محمد بن الحسن المعروف بابن امیر الحاج شمس الدین، **التقریر والتحبیر** (بیروت: دار الکتب العلمیة، ۱۴۱۹ھ)، ۲: ۲۲۲۔

۱۸۔ ابوزہرہ، محمد بن احمد بن مصطفیٰ، **الجريمة والعقوبة في الفقه الإسلامي** (بیروت: دار الفکر، ۱۹۷۸ء)، ۱: ۳۲۷۔

۱۹۔ نفس مرجع۔

۲۰۔ عبدالعزیز بخاری، **کشف الأسرار**، ۴: ۳۷۲۔

۲۱۔ شمس الدین ابو عبداللہ المعروف بالحطاب الرعینی المالکی، **مواهب الجليل في شرح مختصر خليل** (بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۲ء)، ۲: ۴۸۰۔

۲۲۔ حسین خلف جبوری، **عوارض الأهلية عند علماء أصول الفقه** (مکہ مکرمہ: جامعة أم القرى، ۱۴۲۸ھ)، ۱۹۷۔

۲- معتوہ شخص ممیز (باشعور) بھی ہو سکتا ہے اور غیر ممیز (بے شعور) بھی جب کہ مجنون ممیز باشعور نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے جنون کی حالت قائم رہتی ہے۔[۲۳] اس کا مطلب یہ ہے کہ معتوہ کی حالت ممیز بچے کے مشابہ ہونے سے اس پر ممیز بچے کے احکام نافذ ہوں گے، حالاں کہ مجنون میں ممیز بچے کے مشابہ حالت پیدا نہیں ہوتی مستقل طور پر غیر ممیز بچے کے مشابہ رہتا ہے۔

۳- جنون میں اضطراب اور ہیجان کی کیفیت پائی جاتی ہے جب کہ عتاہت میں مریض خاموش اور پُرسکون ہوتا ہے۔[۲۴]

۴- عبدالکریم النملہ کے مطابق معتوہ میں عقل تو موجود ہوتی ہے، لیکن اس کا ادراک اس قدر ضعیف ہوتا ہے کہ شرعی خطاب کو سمجھ نہیں پاتا جب کہ مجنون میں تو سرے سے عقل ہی موجود نہیں ہوتی۔ معتوہ ممیز اور غیر ممیز دونوں صورتوں میں ہو سکتا ہے ایسی صورت میں وہ ممیز اور غیر ممیز بچوں کے مشابہ ہوتا ہے اس کے برعکس مجنون غیر ممیز بچے کی مثل ہر گز نہیں ہو سکتا۔[۲۵]

اس اعتبار سے اگر عتاہت کا درجہ جنون کی حد کو پہنچ جائے تو اس وقت اس پر جرم کی مسئولیت قائم نہ ہو گی۔ اسی طرح سزا کا مخفف درجہ اس وقت پیدا ہو گا جب وہ ممیز صغر سن کی مانند کیفیت سے گزرے گا۔

جنون اور نیند میں فرق

نیند دراصل ایک انسان میں ایک طبعی وقفہ ہے جو کہ اس پر بلااختیار طاری ہوتا ہے اور اس میں اس کے ظاہری اور باطنی حواس عمل سے مانع ہو جاتا ہے جب کہ اس کی عقل صحیح سلامت رہتی ہے لیکن نیند کی وجہ سے وہ فرائض کی ادائی نہیں کر سکتا۔[۲۶]

جنون اور نیند میں اتفاق

۱- جنون اور نیند کا شمار قدرتی عوارض اہلیت میں ہوتا ہے یہ حالتیں انسان کی قدرت سے یکسر

۲۳- نفس مرجع۔

۲۴- عودة، **التشريع الجنائي الإسلامي**، ۱: ۵۸۷

۲۵- عبدالکریم النملہ، **إتحاف ذوی البصائر شرح روضة الناظر** (ریاض: مکتبة الرشد، ۱۴۲۲ھ)، ۱: ۴۹۴۔

۲۶- محمد امین بن عمر ابن عابدین، **حاشية ابن عابدين** (بیروت: دار المعرفة، ۱۴۲۸ھ)، ۱: ۲۹۵۔

خارج ہیں۔[۲۷]

۲- جنون اور نیند سے حقوق اللہ ساقط ہو جاتے ہیں، جب کہ حقوق العباد اس سے متاثر نہیں ہوتے اور مالی مسئولیت قائم رہتی ہے۔[۲۸]

۳- جنون اور نیند میں وضو باطل ہو جاتا ہے۔[۲۹] نیند کی حالت میں شرعی طور پر مجنون جاگنے کے باوجود نیند کی حالت کے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔

اختلاف کی صورتیں

۱- نیند انسان کی عادات و خصائل میں تبدیلی کا باعث نہیں ہوتی جب کہ جنون میں اس کے برعکس صورت پیدا ہوتی ہے اور جس میں اس کے عادات و خصائل میں منفی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔[۳۰]

۲- جنون میں ادراک و اختیار ختم ہو جاتا ہے جب کہ نیند میں انسانی اختیار اور ارادہ ختم ہو جاتے ہیں۔[۳۱]

بعض انسان غیر شعوری طور پر سوتے ہوئے کوئی فعل انجام دیتے ہیں اور ان کی یہ حرکات ان حرکات کی تردید ہوتی ہیں جو وہ عالم بے داری میں کرتے ہیں مگر وہ عالم خواب میں ایسی حرکت کرتے ہیں جن کا عالم بے داری کی حرکت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

سائنسی نقطۂ نظر سے عالم خواب میں چلتے پھرتے کوئی فعل کرنے کی توجیہ یہ ہے کہ انسان کی تمام صلاحیتیں نیند سے متاثر نہیں ہوتیں بلکہ بعض صلاحیتیں کسی نہ کسی درجے میں بے دار رہتی ہیں۔ کبھی تو یہ صلاحتیں غیر معمولی طور پر بے دار رہتی ہیں اس صورت میں سونے والا ایسے اعمال سرانجام دے لیتا ہے جن کا اسے پتا بھی نہیں چلتا اور بے دار ہونے کے بعد اسے احساس بھی نہیں ہوتا کہ عالم خواب میں وہ کیا کرتا رہا۔[۳۲]

۲۷- تفتازانی، **شرح التلويح**،۲: ۳۴۸۔

۲۸- ابوزہرۃ، **الجريمةوالعقوبة في الفقه الإسلامي**،۳۶۴۔

۲۹- ابو محمد عبداللہ بن محمد موفق الدین ابن قدامہ، **المغني** (قاہرہ: دار ھجر للطباعة، ۱۴۱۳ھ)،۱: ۱۵۴۔

۳۰- عبدالعزیز بخاری، **كشف الأسرار**،۳۹۰:۴۔

۳۱- عودۃ، **التشريع الجنائي الإسلامي**،۱: ۵۹۰۔

۳۲- نفس مرجع،۱: ۵۹۰۔

فقہانے بے وقوفی کے بارے میں اور فاتر العقلی کے بارے جو آرا دی ہیں اگران میں سے کسی بھی راے کو درست خیال کر لیا جائے تو اصل بات یہ ہے کہ یہ واقعی حقیقتوں کے نام ہیں اور یہاں اصل حقیقت کا اعتبار ہے نہ کہ اس کے نام کا اور وہ حقیقت یہ ہے کہ فاقد ادراک سزا سے مستثنٰی ہے خواہ اس کا نام معتوہ (بے وقوف) ہو یا مجنون ہو یا کوئی اور نام ہو۔[۳۳]

ہسٹیریا، مرگی اور جنون

مرگی جسے عربی زبان میں الصرع کہتے ہیں، یہ ایسا مرض ہے کہ جو اعضاے رئیسہ کو غیر تام طریقے سے افعال کی ادائی سے روکتا ہے۔[۳۴]

ا۔ جنون اور مرگی ہسٹیریا کے درمیان اتفاق

ا۔ یہ دونوں حالتیں انسانی عوارض کے زمرے میں آتی ہیں جن میں انسانی ذہن کی سلامتی قائم نہیں رہتی۔

۲۔ جنون اور مرگی ہسٹیریا ایسی دماغی بیماریاں ہیں کہ جو انسانی ادراک پر موثر ہوتی ہیں۔ مرگی ہسٹیریا میں حرکات پر تشنج کی کیفیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے ادراک اور اختیار کا فقدان ہوتا ہے۔

۳۔ جنون کی کیفیت بسا اوقات شیاطین کا سبب بھی ہو سکتی ہیں۔ جب کہ مرگی ہسٹیریا میں بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔[۳۵]

۴۔ مرگی ہسٹیریا کے دورے کی حالت میں مریض مجنون کے حکم میں ہے اور جس وقت مریض اس صورت سے گزرتا ہے تو اس میں ادراک کا فقدان ہوتا ہے۔[۳۶]

۵۔ جنون اور مرگی ہسٹیریا کے دورے کی حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔[۳۷]

اختلاف کی صورتیں: جنون ایک ایسی آفت کا نام ہے جس میں انسانی دماغ پر اثر ہوتا ہے جب کہ اس

۳۳۔ نفس مرجع،ا: ۵۸۷۔

۳۴۔ ابن حجر عسقلانی، **فتح الباري شرح صحيح البخاري** (رياض: مکتبۃ دار السلام، ۱۴۲۱ھ)،۱۰: ۱۴۲۔

۳۵۔ عودۃ، مرجع سابق،ا: ۵۸۸۔

۳۶۔ عبد العزیز بخاری، مرجع سابق،۴: ۳۷۲۔

۳۷۔ ابن قیم الجوزیہ، **زاد المعاد** (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ،۱۴۰۲ھ)،۴:۶۶۔

کے اعضا ضعف سے محفوظ رہتے ہیں۔ مرگی ہسٹیریا میں مریض ہذیان بکتا ہے اور منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔(۳۸)

غرض ان مریضوں اور ایسی ہی دیگر صورتوں کا حکم وہی ہے جو مجنون کا ہے۔ بشرطے کہ ارتکاب جرم کے وقت ان کا ادراک مفقود ہو یا ان کا ادراک معتوہ (بے وقوف) کے درجے میں کم زور ہو اور اگر ان مریضوں کا ارتکاب جرم کے وقت ادراک و اختیار مفقود نہیں ہے تو یہ فوج داری طور پر مسئول ہیں۔

عدالتی نظائر: مرگی کے دوروں کی حالت میں فوج داری مسئولیت کے ضمن میں اعلیٰ عدالت نے یہ قرار دیا ہے کہ ایک ملزم مرگی سے متعلق پاگل پن کے دوران قتل کا مرتکب ہوا۔ چناں چہ ایسا پاگل تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۸۴ میں مذکور قانونی استثنا سے فائدہ حاصل کرے گا اور اس ملزم کو اس جرم کی سزا نہیں دی جا سکتی۔(۳۹)

لیکن یہاں یہ امر قابل ثبوت ہے کہ جرم کے ارتکاب کے وقت مرگی، پاگل پن حقیقت میں موجود تھا۔(۴۰)

اگر اس طرح کا ثبوت نہیں دیا جاتا تو ملزم کو اس دفعہ میں موجود قانون کا فائدہ نہ ملے گا۔(۴۱)

یہ عدالتی فیصلے اس امر کا ثبوت ہیں کہ یہ فقہ اسلامی سے ہم آہنگ ہیں۔ جس کے مطابق مرگی ایک پاگل پن کی قسم ہے اور جرم کے ارتکاب کے وقت اس کا ثبوت مہیا کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے جو کہ اسلامی قانون کے تقاضوں کے مطابق ہے۔

جنون اور الإِغْمَاءُ (بے ہوشی) کی تعریف

"الإِغْمَاءُ مَرَضٌ يُزِيل الْقُوَى وَيَسْتُرُ الْعَقْل، وَقِيل: فُتُورٌ عَارِضٌ لاَ بِمُخَدِّرٍ يُزِيل عَمَل الْقُوَى." (۴۲) (اغما (بے ہوشی) ایک مرض ہے جو قویٰ کو زائل کر دیتا ہے اور عقل کو ماوف کر دیتا

۳۸- محمد امین بن عمر بن عبد العزیز ابن عابدین الدمشقی الحنفی، **ردالمحتار علی الدرالمختار** (بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۲ء)، ۱: ۲۹۴۔

39- AIR 1960, Ker 24. DB.

40- PLD 1961 SC. 998.

41- 1985PCr LJ 2302, 1976 PCr LJ 82.

۴۲- ابن عابدین، **حاشیۃ ابن عابدین**، ۱: ۲۹۹۔

ہے۔ایک قول یہ ہے کہ وہ ایک عارضی فتور ہے کہ جو نشہ آور چیز کے بغیر قویٰ کو زائل کر دیتا ہے۔)

اہلیت وجوب کا اہل ہونے پر بے ہوشی کا اثر نہیں ہوتا اس لیے کہ اہلیت کا مدار انسانیت پر ہے البتہ بے ہوشی اہلیت ادا کے منافی ہے اس لیے کہ اہلیت کا مدار عقل پر ہے اور وہ مغلوب العقل ہے۔[۴۳]

جنون اور بے ہوشی میں اتفاق

۱۔ جنون اور بے ہوشی خارجی سماوی اہلیت کے عوارض میں سے ہیں جن میں انسان کا اختیار نہیں رہتا۔[۴۴]

۲۔ جنون ایک عقل پر اثر ڈالنے والا مرض ہے۔[۴۵] جب کہ بے ہوشی میں بھی یہی صورت ہوتی ہے۔[۴۶]

۳۔ جنون میں انسان سے تکلیف ساقط ہو جاتی ہے۔[۴۷] یہی صورت بے ہوشی کے دورے میں بھی ہوتی ہے۔[۴۸]

۴۔ بے ہوشی کے دورے والا مجنون کی طرح ہوتا ہے اگر اس حالت میں وہ قتل کر دے تو اس سے عقل کا فقدان ہوتا ہے۔[۴۹]

۵۔ جنون اور بے ہوشی میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔[۵۰]

جنون اور بے ہوشی میں اختلاف کی صورتیں

۱۔ جنون میں ہیجان اور اضطراب مریض میں پایا جاتا ہے۔[۵۱] جب کہ بے ہوشی میں انسان سے

۴۳۔ **الموسوعة الفقهية الكويتية** (الكويت: وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية،۱۴۱۴ھ)، ۵: ۲۶۷۔

۴۴۔ عبدالعزیز بخاری، **كشف الأسرار**،۴:۳۷۰۔

۴۵۔ ابوزہرہ، **أصول الفقه** (قاہرہ: دار المعارف، ۱۳۷۷ھ)، ۳۳۹۔

۴۶۔ تفتازانی، **شرح التلويح**، ۲: ۳۵۵۔

۴۷۔ عودۃ، **التشريع الجنائي الإسلامي**،۱: ۵۹۲۔

۴۸۔ ابوزہرہ،**الجريمة و العقوبة**،۳۹۴۔

۴۹۔ مرجع سابق،۲۹۴۔

۵۰۔ **حاشية ابن عابدين**،۱: ۲۹۹۔

۵۱۔ زرقاء مصطفیٰ احمد، **المدخل الفقهي العام،الفقه الإسلامي في ثوبه الجديد**(دمشق: دار القلم،۱۴۲۵ھ)،۲: ۸۳۴۔

قوت مدرکہ و محرکہ معطل ہو کر اس کے افعال پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن اس میں عقل مغلوب حالت میں باقی رہتی ہے۔[(۵۲)]

۲۔ بے ہوشی میں انسانی عقل زائل نہیں ہوتی جب کہ جنون اس کو زائل کر دیتا ہے۔[(۵۳)]

۳۔ نبی ﷺ نے بے ہوشی سے پناہ مانگی؛ کیوں کہ اس میں عقل زائل نہیں ہوتی ایسے ہی نبی ﷺ نے جنون سے پناہ مانگی ہے۔[(۵۴)]

۴۔ جنون کی حالت میں انسانی اعضا کی قوت باقی رہتی ہے؛ جب کہ بے ہوشی کی حالت میں انسانی اعضا متاثر ہوتے ہیں۔[(۵۵)]

شیزوفرینیا: اس مریضانہ کیفیت میں مبتلا شخص بعض اوقات اپنے آپ کو اپنے معمولی مظہر کے خلاف ظاہر کرتا ہے اور اس صورت میں اس کے افکار تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ چہرے کی کیفیات تک تبدیلی ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں اس سے ایسے افعال سرزد ہوتے ہیں جو وہ عام حالات میں نہیں کرتا اور جب اس کی یہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو اسے کچھ یاد نہیں رہتا بلکہ اپنے طبعی حالات میں واپس آ جاتا ہے اس کیفیت کو بھی جنون کے ساتھ ملحق کرنا چاہیے؛ کیوں کہ اس صورت میں بھی جرم کے ارتکاب کے وقت ادراک موجود نہیں ہوتا۔[(۵۶)]

۱۔ **عدالتی نظائر:** شیزوفرینیا ایک ذہنی بیماری ہے جس میں انسانی ذہن بری طرح متاثر ہوتا ہے اور فوج داری مسئولیت کو متاثر کرتا ہے ایسی حالت میں انسان فاترالعقلی کی کیفیت سے دوچار ہو جاتا ہے؛ کیوں کہ اس حالت میں یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ کسی فعل کے ارتکاب کے وقت ملزم اس عقلی نقص میں مبتلا تھا اور اس ذہنی بیماری کی حالت میں اسے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ اس کے فعل کی ماہیت کیا ہے اور اس سے قبل اس بیماری کی حالت میں جو کچھ کیا تھا وہ جرم اور غیر قانونی فعل تھا۔[(۵۷)]

۵۲۔ نفس مرجع، ۲: ۸۳۴۔

۵۳۔ جبوری، **عوارض الأهلية عندالأصوليين**، ۲۴۲۔

۵۴۔ عبدالعزیز بخاری، مرجع سابق، ۴: ۳۹۲۔

۵۵۔ شنقیطی، **الفتح الرباني**، ۴۹۔

۵۶۔ عودة، **التشريع الجنائي الإسلامي**، ۱: ۵۸۸- ۵۸۹۔

57– PLD 1963, Kar. 1034, PLD 1974 Pesh 90. 1978 DLR 27 DB

۲- ایسا کوئی کام جو کسی ایسی ذہنی حالت میں کیا جائے جیسے کسی شخص کو وسوسہ و اذیت (Paranoia)، شیزوفرینیا (Schizophrenia) اور فریب خیالی (Delusion) کے ذہنی امراض انسان کو مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۸۴ کے دائرۂ کار میں داخل کر دیتے ہیں۔[۵۸]

۳- اس قانونی پاگل پن کے نظریہ میں غیر متوازن خبطی اشخاص، افسردگی و پژمردگی کے مزاج کے حامل اشخاص اور اسی طرح عام روش سے ہٹے اشخاص کیوں کہ ان حالتوں میں انسانی اختیار متاثر ہو جاتا ہے اور دفعہ ۸۴ کی فاترالعقلی اور پاگل پن ان میں پایا جاتا ہے۔[۵۹]

جنون کی فقہی تقسیم: جنون کی تقسیم فقہی طور پر دو جہتوں کے اعتبار سے کی گئی ہے۔

پہلی تقسیم: جنون کی اقسام اصلیت اور اسباب کے اعتبار سے: اس تقسیم کے مطابق جنون کی دو اقسام ہیں:

۱- اصلی جنون

۲- جنون ایک عارضے کے طور پر۔

۱- اصلی جنون : اصلی جنون کا مطلب یہ ہے کہ انسان میں پیدائشی طور پر ہی عقل کا فقدان ہو اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جنون کی اس قسم کی ابتدا اس وقت سے ہوتی ہے جب کہ انسان صغر سن میں ہو اور جب وہ بلوغت کی عمر کو پہنچے تو مجنون / پاگل ہی ہو۔[۶۰]

۲- عارضی جنون: اس کو الجنون العارض کا نام دیا گیا ہے یہ انسان کو بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ زندگی کے کسی بھی مرحلے میں انسان پر یہ عارضہ لاحق ہو سکتا ہے[۶۱] عبدالعزیز بخاری (۷۳۰ھ) بیان کرتے ہیں 'جنون کی اصلیت یہ ہے کہ اس کو یہ عارضہ لاحق ہو جب کہ عمومی طور پر دیکھنے میں انسان اپنی جبلت یا فطرت میں ایسے عوارض اور آفتوں سے پاک سمجھا جاتا ہے۔[۶۲] اس کی بنیاد یہ قرآنی آیت ہے: ﴿الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ

58- NLR 1989 Cr LJ 515.

59- PLD 1974 Pesh 90. = PLJ 1974 Pesh. 70 (DB).

۶۰- جبوری، مرجع سابق، ۱۶۳۔

۶۱- تفتازانی، **شرح التلویح**، ۲: ۳۴۸۔

۶۲- عبدالعزیز بخاری، مرجع سابق، ۴: ۳۷۴۔

﴿فَعَدَلَكَ﴾[۶۳] (جس نے تجھے پیدا کیا پھر درست اندام بنایا پھر تجھے معتدل بنایا۔) جنون ایک انسانی حالت ہے جس کا اصولی طور پر استصحاب قائم ہو جاتا ہے جب کہ فطری طور پر انسان ایسے عوارض اور آفات سے پاک ہوتا ہے اور اس وقت عوارض سے سلامتی کا استصحاب قائم ہو گا جب تک کہ اس کے بدلنے کا ثبوت مہیا نہ ہو جائے۔ جنون کے زائل ہونے کے بعد یہ امر یقینی ہے کہ انسان کا ذہن اور اس کی عقلی حالت فطری اور جبلی طور پر درست حالت پر آ گئی ہے۔

ان دونوں حالتوں کا فرق

۱۔ بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے بعد اگر انسان پر جنون کا عارضہ طاری ہونا یقینی طور پر ثابت ہو جائے تو اس کے بعد اسے ذمہ داریوں سے معافی ملے گی بخلاف اس کے کہ کوئی شخص پیدائشی مجنون ہے تو اس کا حکم صغر سن (غیر ممیز) کا ہو گا اور اس پر اس حالت کے پیش نظر عبادات کی قضا بھی نہ ہو گی۔

۲۔ اصلی جنون کی حالت ایسی ہے کہ اس حالت کا معدوم ہونا اصل نہیں جب کہ بلوغت کے بعد طاری ہونے والا مرض جنون ایسا ہے کہ جس کا معدوم ہونا اصل تصور کیا جاتا ہے۔[۶۴]

جنون کے اسباب

علمائے اصول جنون کی طرف لے جانے والے تین اسباب بیان کرتے ہیں:

۱۔ جنون کا عارضہ انسان کی دماغی حالت کو یکسر بدل دیتا ہے اور دماغ اس قابل نہیں رہتا کہ عقلی پیمانوں کے مطابق چیزوں کو قبول کرے۔ اس کی مثالیں ایسی ہیں کہ جیسے اس کی حالت کی مشابہت پیدائشی اندھے کی سی ہو گئی کہ جسے بصارت کا شعور نہیں یا کوئی گونگا شخص کہ جو کبھی بول نہ سکے کیوں کہ ایسے افراد جبلی طور پر اسی حالت میں رہتے ہیں اور علاج معالجے سے ان کی پیدائشی حالت تبدیل نہیں ہوتی۔

۲۔ انسانی دماغ کو متاثر کرنے والی دوسری حالت کے بارے میں علمائے اصول یہ بیان کرتے ہیں: جنون کا عارضہ لاحق ہو جانے سے انسان کی دماغی و ذہنی حالت میں اعتدال برقرار نہیں رہتا

۶۳۔ القرآن، ۸۲: ۷۔

۶۴۔ تفتازانی، مرجع سابق، ۲: ۱۶۷۔

اور دماغ میں موجود رطوبت میں افراط و تفریط اس کا بنیادی سبب ہوتا ہے جو کہ علاج معالجے سے دور ہو سکتا ہے اور پھر اس اصلی حالت پر صحت حاصل کر لیتا ہے جیسا کہ وہ اصل خلقت پر تھا۔

۳۔ انسان پر شیطانی حملے کی صورت میں ذہن پر فاسد خیالات اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اس کا قلب و ذہن توجہ کو اکٹھا نہیں رکھ سکتا اور ذہنی طور پر انتشار کی حالت میں رہتا ہے؛ کیوں کہ انسانی عقل معتدل نہیں رہتی جیسا کہ وہ بنیادی خلقت کی حالت میں ہوتی ہے؛ کیوں کہ اس کو شیطان مس کرتا ہے اور اس پر شیطانی خبط طاری رہتا ہے چناں چہ اس کے وسوسوں اور قلبی حالت کا علاج تعویزات سے کیا جاتا ہے۔[۶۵]

لہٰذا معلوم ہوا کہ اصولیین اور فقہا کے ہاں جنون کی دو اقسام میں سے پہلی جنون اصلی ہے کہ جس میں انسان پیدائشی مجنون/پاگل ہوتا ہے اور اس کو علاج معالجہ فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور جدید سائنس بھی اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ ایسے افراد میں جینیاتی نقص پیدائشی طور پر ہوتا ہے جن کا علاج ممکن نہیں ہوتا۔ جب کہ دوسری قسم میں بلوغت کے بعد جنون طاری ہوتا ہے جو کہ قابل علاج ہے اس میں اصولیین و فقہا نے ایسی صورتیں بھی بیان کی ہیں جیسے جنات و شیاطین کا انسانی دماغ اور جسم سے چمٹ جانا لیکن ایسی کیفیت مرض تحقیق طلب ہوتی ہے بعض اوقات ایسی حالت ذہنی مرض کے باعث بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

جنون کی اقسام قوت اور بقا کے اعتبار سے

۱۔ جنون مطبق

اگر کوئی انسان مطلقاً کسی بات کو نہ سمجھ سکے یا اس کا جنون کلی اور مسلسل ہو تو وہ جنون مطبق ہے خواہ یہ جنون پیدائش کے وقت سے موجود ہو یا عمر کے کسی اور حصے سے طاری ہوا ہو۔ اس جنون کو جنون مطبق اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ہر وقت چھایا رہتا ہے یا اس لیے کہ یہ جنون کلی ہوتا ہے اور اس میں مجنون کسی بات کو نہیں سمجھتا۔ جنون مطبق کو بعض فقہا جنونِ مغلوب کہتے ہیں۔ مگر دیگر فقہا کی رائے میں جنون مغلوب وہ ہے جس کو مسلسل جنون ہو، خواہ جنون کلی ہو کہ وہ کسی بات کو بھی نہ سمجھ

۶۵۔ عبدالعزیز بخاری، مرجع سابق، ۴: ۲۷۱؛ امیر الحاج الحلبی، **التقریر و التحبیر**، ۲: ۲۲۳۔

سکے یا جنون جزئی ہو کہ بعض امور کو سمجھتا ہو اور بعض کو نہ سمجھتا ہو۔(۶۶)

جنون مطبق کی مدت کا تعین

فقہا کا اس امر میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا جنون مطبق کی کوئی معین مدت ہوتی ہے یا نہیں، اس ضمن میں دو قول ہیں:

مذہب جمہور

جنون مطبق وہ ہوتا ہے کہ جس میں افاقے کا کوئی وقفہ نہیں ہوتا اور اس میں مدت کی کوئی تحدید نہیں کی جا سکتی۔ یہ قول جمہور فقہا کا ہے جس میں مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ شامل ہیں۔ ان کے استدلال کا اقتضا نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے: "رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ."(۶۷) (تین افراد(مرفوع القلم)غیر ذمہ

۶۶- عودۃ، **التشريع الجنائي الإسلامي**، ۱: ۵۸۵- ۵۸۶۔

۶۷- ابو داود سلیمان بن الاشعث السجستانی، **سنن أبي داود**، کتاب الحدود، باب في المجنون يسرق (بيروت: دارالکتب العلمیة، ۲۰۰۸ء)، رقم: ۴۳۹۸؛ ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی، **السنن النسائی**، کتاب الطلاق، باب من لایقع طلاقه من الأزواج (بیروت: دارالکتب العلمیة، ۲۰۰۸ء)، رقم: ۳۴۲۹۔ ترمذی نے اس حدیث کی سند کو حسن غریب قرار دیا ہے؛ ابو عیسیٰ محمد الترمذی، **سنن الترمذي**، أبواب الحدود، باب ماجاء فیمن لایجب علیه الحد(بیروت: دارالکتب العلمیة، ۲۰۰۸ء)، رقم: ۱۴۲۳۔ امام زیلعی نے **نصب الراية** میں اسے صحیح قرار دیا ہے؛ جمال الدین ابوعبداللہ الزیلعی، **نصب الراية لأحاديث الهداية** (بیروت: مؤسسة الریان للطباعة والنشر، ۱۹۹۷ء)، ۲: ۳۳۳۔ (الالبانی، **إرواء الغليل في تخريج أحاديث منارالسبيل** (دمشق: المکتب الإسلامي، ۱۳۹۹ھ)، ۴: ۷۔) اس کی بعض روایات میں ثلاثة کی بجائے ثلاث کا لفظ ہے۔ بعض روایات میں حتی یحتلم کی بجائے حتی یشب بھی آیا ہے بعض روایات میں حتی یکبر جب کہ ایک روایت میں حتی یبلغ آیا ہے، بعض روایات میں الغلام حتی یحتلم کے الفاظ ہیں۔ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اہل علم نے اس حدیث کو قبول کیا ہے اور پھر عمل بھی کیا ہے اور اس کے متقاضی حکم اخذ کیے ہیں۔ (عبدالرحمن مبارکپوری (۱۲۸۳ھ)، **تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي**(قاہرہ:دارالفکر، س ن)، ۴: ۶۸۷-۶۸۵)۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مجنون فوج داری مسئولیت سے اس وقت تک بری ہے جب تک اسے اس چیز سے افاقہ نہیں ہو جاتا جس کی وجہ سے عقل کا فقدان ہے، جو کہ شرعی تکلیف کی مناط ہے۔

دار ہیں: سویا ہوا انسان تاآں کہ بے دار ہو جائے، بچہ تاآں کہ بالغ ہو جائے اور مجنون تاآں کہ اس کی عقل لوٹ آئے یا اس کو افاقہ ہو جائے۔)[۶۸]

۲- اس میں جنون مطبق کی حد اس کے افاقے تک ہے لیکن اس میں کسی مدت کی تحدید نہیں کی جا سکتی[۶۹]

مذہب حنفی

جنون مطبق وہ ہوتا ہے جو کسی خاص معین مدت کے لیے ہو۔یہ مذہب حنفی فقہا کا ہے لیکن مدت کے تعین میں ان کا اختلاف ہے۔

امام سرخسی (۴۸۲ھ) مجنون سے عبادات کے ساقط ہو جانے کی بحث کے ضمن میں ائمہ احناف، امام ابویوسف(۱۸۲ھ) اور امام محمد(۱۸۹ھ)کے درمیان اختلاف کو بیان کرتے ہیں:

"امام محمد(۱۸۹ھ) کا قدیم مذہب یہ ہے کہ ایک مہینہ کے جنون کا عرصہ طویل مدت قرار پائے گامگر اس قول سے آپ نے رجوع کر لیا، اور پھر طویل مدت کے لیےایک سال کا عرصہ مقرر کیا۔امام ابو یوسف (۱۸۲ھ)کا فقہی مذہب یہ ہے کہ طویل جنون کے لیےسال کا اکثرحصہ طویل مدت کہلائے گا، آپ سے یہ بھی روایت ہے کہ یہ طویل مدت ایک دن رات(چوبیس گھنٹے)یا اس سے زیادہ کا عرصہ ہے ،کہ جس میں ایک مجنون سے نماز کی قضا ساقط ہو جائے؛ جب کہ نیند کی حالت میں قلیل مدت بھی طویل دوامی مدت کہلائے گی۔جنون اگر ایک دن رات سے زیادہ ہو تو اس سے نماز کی قضا ساقط ہو جائے گی، جب کہ نیند کی یہ صورت نہیں یعنی نیند سے نماز ساقط نہ ہو گی،جب دونوں حالتیں یعنی جنون اور نیند کی مقدار میں فرق واضح ہو گیاتو اس سے معلوم ہو گا کہ ایسا جنون طویل کہلائے گا۔امام محمد(۱۸۹ھ) کا پہلا قول" ایک ماہ کا جنون "طویل جنون کے حکم میں ہے اس سے کم مدت قلیل مدت کہلائے گی، جس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قسم(حلف) اٹھائے کہ وہ کسی کا حق جلد ادا کرے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کا یہ حق ایک مہینہ کی مدت کے اندر ادا کرے بہ صورت دیگر وہ ایک مہینہ گزرنے کے بعد قسم کا کفارہ ادا کرے گا، دوسرا یہ کہ جنون اگر پورا مہینہ رہےتو روزوں کی قضاساقط ہو جائے گی،اس سے کم مدت میں یہ ساقط نہ ہو گی۔امام محمد(۱۸۹ھ) نے اس قول سے رجوع کر لیا اور یہ مدت ایک سال قرار دیدی، اس لیے کہ جنون

۶۸- حطاب، **المواهب الجليل**،۶: ۶۳۳؛ محمد بن محمد شمس الدين شربيني، **مغني المحتاج** (بیروت: دارالكتب العلمية، ۲۰۰۹ء)، ۲: ۲۰۶؛ عبدالرحمٰن بن محمد ابن قدامہ،**الشرح الكبير** (ریاض: دار عالم الکتب، ۱۴۱۹ء)،۱۳: ۴۶۷۔

۶۹- حطاب، مرجع سابق،۶: ۶۳۳۔

ایک سال تک جاری رہنے سے عبادات ساقط ہو جاتی ہیں، چناں چہ کچھ عبادات ایسی ہیں کہ جن کے وجوب کی مدت کی حد حاصل کرنا ضروری ہے، جیسے امام محمد(۱۸۹ھ) کے قول کے مطابق زکوٰۃ مگر امام ابو یوسف(۱۸۲ھ) نے سال کے اکثر حصے کی زکوٰۃ کے حوالے سے اس کو سال پورا کرنے کے مترادف قرار دیا ہے، چناں چہ ان کی رائے کے مطابق اگر کوئی سال کا اکثر حصہ جنون کی حالت میں رہا تو اس پر زکوٰۃ لاگو نہ ہو گی، اسی لیے وہ کہتے ہیں کہ طویل جنون وہ ہے جو سال کا اکثر حصہ برقرار رہے لیکن امام محمد(۱۸۹ھ) پورے سال کا اعتبار کرتے ہیں، اس لیے کہ سال کے موسموں میں سے کوئی ایسا موسم نہیں گزرا جس میں اسے ہوش آئے تو اس سے معلوم ہوا کہ عقل میں کوئی بنیادی خرابی پیدا ہو گئی ہے، لیکن اگر سال کے کچھ حصے میں یہی صورت رہی تو اس پر ایسا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ کسی نامرد شخص کی مدت میں بھی یہی تقاضا ہے یعنی اس میں پورے سال کی مدت رکھی گئی ہے۔"(۷۰)

معلوم یہ ہوتا ہے کہ صاحبین کے استدلال کی بحث میں جنون مطبق کی مدت کے تعین کے لیے مختلف علتوں کو قیاس کا مدار بنایا گیا ہے کیوں کہ اس ضمن میں کوئی صریح نص وارد نہیں ہوئی۔ چناں چہ ایک دن رات، ایک مہینہ، ایک سال کا اکثر حصہ اور ایک سال کی مدت کا تعین اس امر کی دلیل ہے کہ اس ضمن میں کوئی متعین مدت نہیں ہے۔ ایک سال کی مدت اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ اس میں تمام ہی عبادات ساقط ہو گئیں حتیٰ کہ زکوٰۃ بھی جب کہ جمہور فقہا مدت کے دوام کا ذکر کرتے ہیں ان کے نزدیک جنون مطبق میں اصلیت کے اعتبار سے اس کا دوام اور استمرار ہے اور جب تک یہ جنون جاری رہے گا ایسی صورت عبادات کی ادائی اس کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی اور اس عرصے کے دوران میں اس کی فوج داری مسئولیت بھی معدوم ہو گی جو کہ اس کے جاری رہنے سے مشروط ہے اور اس کے لیے مدت کی تحدید نہیں کی جانی چاہیے۔

۲۔ جنون منقطع

جنون منقطع یہ ہے کہ مجنون حالت جنون میں کسی بات کو نہ سمجھے مگر اس کا جنون مسلسل نہ ہو بلکہ کبھی طاری ہو جاتا ہو اور کبھی منقطع ہو جاتا ہو یا جب طاری ہو جائے تو مجنون کی عقل مکمل طور پر مفقود ہو جائے اور جب ختم ہو جائے تو عقل واپس لوٹ آئے اس طرح اصلیت کے اعتبار سے جنون منقطع کی حیثیت جنون مطبق جیسی ہے البتہ جنون کے تسلسل کا فرق ہے چوں کہ جنون منقطع کی موجودگی میں بھی انسان کا ادراک ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے حالت جنون میں وہ مسئول نہیں ہے، جب جنون ختم

۷۰۔ سرخسی، **المبسوط**،۱۹: ۱۳۔

ہو جائے اور ادراک لوٹ آئے تو اس حالتِ افاقہ میں وہ جن جرائم کا ارتکاب کرے گا ان پر مسئول ہو گا مجنون مطبق کے بر عکس کہ جس میں مجنون فوج داری طور پر مسئول نہیں ہے؛ کیوں کہ یہ جنون تام اور مسلسل ہے۔(۷۱)

۳۔ جنون جزئی

اگر جنون کلی نہ ہو بلکہ مجنون کی سوچ کے کسی ایک یا متعدد پہلوؤں پر محیط ہو اور اس کا ادراک مفقود ہو مگر اس کے علاوہ دیگر امور میں ادراک موجود ہو تو یہ جزئی جنون ہے۔(۷۲)

جنون جزئی اور جنون میں فرق

اگر مجنون منقطع کو جزئی افاقہ ہو جائے کہ اسے بعض حالات میں پورا ادراک نہ ہو اور ان حالات کے علاوہ میں مکمل ادراک حاصل ہو تو جزئی افاقہ میں اس کا حکم وہی ہے جو اس مجنون کا ہے جو جنون جزئی میں مبتلا ہے۔ اگر مجنون منقطع کو افاقہ ہو جائے مگر اس افاقے میں اس کا ادراک کم زور ہو تو اس حالت میں اس کا حکم معتوہ (بیوقوف) کا ہے۔ مجنون جزئی فوج داری طور پر ان امور میں مسئول ہے جن کا ادراک اسے حاصل ہو جن امور میں اس کا ادراک معدوم ہے ان میں وہ مسئول نہیں ہے۔ کبھی جنون جزئی منقطع ہوتا ہے یعنی مریض پر بسا اوقات طاری ہو تا ہے اور کبھی معدوم ہو جاتا ہے۔ جنون کے نہ ہونے اور حالت افاقہ ہونے کی صورت میں مریض اپنے ارتکاب جرم پر مسئول ہے۔ بسا اوقات جنون جزئی مسلسل بھی لاحق ہو جاتا ہے اور اس حالت میں مبتلا مجنون کو فقہا مجنون مغلوب کہتے ہیں یعنی جس کا جنون مسلسل ہو خواہ جزئی ہو یا کلی۔ ظاہر ہے کہ اس سلسلے میں نام کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ مسئولیت کے انعدام کا تعلق ادراک کے فقدان پر ہے چناں چہ مجنون اس وقت غیر مسئول ہو گا جب ادراک باقی نہ رہے۔(۷۳)

جنون کے سبب فوج داری مسئولیت کا ارتفاع

جنون اہلیت ادا کے عوارض میں سے ہے اور وہ اسے بالکل ختم کر دیتا ہے ،لہٰذا اس کے

۷۱۔ عودۃ، مرجع سابق،۱: ۵۸۶۔

۷۲۔ تفتازانی، شرح التلویح،۲: ۱۶۷۔

۷۳۔ عودۃ، مرجع سابق،۱: ۵۸۶–۵۸۷۔

تصرفات کے شرعی آثار مرتب نہیں ہوتے، اس لیے کہ انسان میں اہلیت ادا کی بنیاد تمیز اور عقل پر ہے جب کہ مجنون میں عقل بھی مفقود ہوتی ہے اور تمیز بھی۔

جنون وجوب کی اہلیت میں موثر نہیں ہوتا ،اس لیے کہ یہ اہلیت انسان کے لیے ثابت ہے، لہٰذا انسان کوئی بھی ہو اسے اہلیت وجوب حاصل ہے ،کیوں کہ اس اہلیت وجوب پر ہی انسانی زندگی ہے۔مجنون پر وجوب سے متعلق اس کی اہلیت کی رو سے جو بھی مالی فرائض واجب ہوں گے ان کو مجنون کا ولی ادا کرے گا لہٰذا جب کسی جان یا مال پر جنایت کرے تو مالی طور پر اس کا مواخذہ ہو گا بدنی طور پر نہیں، چناں چہ قتل کرنے کی صورت میں مجنون مقتول کی دیت کا ضامن ہو گا، لیکن اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا، اس لیے کہ حضرت علی کا قول ہے :"بچے اور مجنون کا عمد بھی خطا ہے۔"[۷۴]

جنون میں تین حالتوں کے سبب فوج داری مسئولیت مرتفع ہوتی ہے جس کا تذکرہ ہمیں فقہا کے ہاں ملتا ہے۔پہلی حالت یہ ہے کہ جرم کے ارتکاب کے وقت حالت جنون کی موجودگی فوج داری مسئولیت کے منعدم ہونے کی دلیل ہے جس پر فقہا کا اتفاق ہے۔دوسری حالت جس میں مجنون بحیثیت صائل (حملہ آور) ہو تو قانونی مدافعت کے طور پر کسی شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا شرعی دفاع کرے۔ مجنون حملہ آور کے ضمان دیت کی ادائی پر فقہا کا اختلاف ہے۔ان تمام حالتوں کی تفصیل بیان کی جاتی ہے:

پہلی حالت: ارتکاب جرم کے وقت جنون کی موجودگی مجنون پر جرم کی نوعیت کے اعتبار سے ہے چناں چہ اس پر قصاص واجب ہے اور نہ ہی حد۔یہ صورت فقہا کے مابین متفق علیہ ہے۔[۷۵]

دلائل: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ."[۷۶] (تین (مرفوع القلم) غیر ذمہ

۷۴- **الموسوعة الفقهية الكويتية**، ١٦: ١٠١- ١٠٢۔

۷۵- ابو بکر بن مسعود کاسانی، **بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع** (بیروت: دار إحياء التراث، ١٤٣١ھ)،۵: ۵۰؛ ابن یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر، **الكافي في فقه أهل المدينة** (بیروت: دار الكتب العلمية، ١٤٢٨ھ) ١: ٣٤٦؛ محمد بن ادریس الشافعی، **کتاب الأم** (اردن: بیت الافکار، س ن)، ٦: ١١٢؛ ابن قدامۃ، **المغني**، ٧: ٣٣٢۔

۷۶- **سنن أبي داود**، کتاب الحدود، باب في المجنون يسرق، رقم: ۴۳۹۸۔

دار ہیں سویا ہوا شخص تا آں کہ بے دار ہو جائے، بچہ تا آں کہ بالغ ہو جائے اور مجنون تا آں کہ اسے جنون سے افاقہ ہو جائے۔)

وجہ استدلال: اس حدیث سے استدلال کی وجہ یہ ہے کہ جب عبادات اور گناہ و معصیت یعنی جرائم کے ارتکاب کی صورت میں تکلیف ساقط ہو گئی تو حد کا ختم ہو جانا اور ساقط ہونا اوّلیت رکھتا ہے۔[٧٧]

٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ، أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَزَنَيْتُ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَرَدَّهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ، فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ، فَقَالَ: «أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا، تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا؟» فَقَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى، فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ، وَلَا بِعَقْلِهِ، فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.[٧٨]

(حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر کہا کہ میں نے زنا کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میری خواہش ہے کہ آپ مجھے پاک فرما دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لوٹا دیا۔ دوسرے دن آ کر پھر یہی اقرار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بار بھی اسے لوٹا دیا اور اس کے خاندان میں آدمی بھیج کر معلوم کرایا کہ کیا اس کی عقل میں فتور تو نہیں ہے؟ یا کیا تم نے اس کی کوئی خلاف عقل بات تو نہیں دیکھی؟ انھوں نے کہا کہ ہمارے خیال میں تو یہ تمام خاندان میں سب سے اچھے سمجھ بوجھ والے اور نیک ہیں پھر وہ تیسری دفعہ آئے تو آپ نے پھر اسی طرح ان کے خاندان والوں سے پوچھا، انھوں نے کہا کہ بالکل صحیح الدماغ ہیں پھر چوتھی بار کے اقرار پر ان کے لیے گڑھا کھودا گیا اور آپ کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا۔)

٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ، فَاسْتَشَارَ فِيهَا أُنَاسًا، فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ، مُرَّ بِهَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: مَجْنُونَةُ بَنِي فُلَانٍ زَنَتْ، فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ، قَالَ: فَقَالَ: ارْجِعُوا بِهَا، ثُمَّ أَتَاهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَمَا عَلِمْتَ " أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى

٧٧۔ ابو احمد عبداللہ بن احمد ابن قدامہ، **الكافي في فقه الإمام أحمد** (بیروت: دارالکتاب العربی، س ن)، ۴:۴۴ ۱۴۸۔

٧٨۔ **صحیح مسلم**، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه (بیروت: دارالفکر، ۱۴۳۴ھ)، رقم: ۱۶۹۵۔

يَعْقِلَ؟ " قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَمَا بَالُ هَذِهِ تُرْجَمُ؟ قَالَ: لَا شَيْءَ، قَالَ: فَأَرْسِلْهَا، قَالَ: فَأَرْسَلَهَا، قَالَ: فَجَعَلَ يُكَبِّرُ. (٧٩)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک پاگل عورت کو لایا گیا جس نے زنا کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے اس عورت کے پاس سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ گذرے تو فرمایا کہ اس عورت کا کیا معاملہ ہے لوگوں نے کہا یہ فلاں قبیلے کی پاگل عورت ہے اس نے زنا کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رجم کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے واپس لے چلو پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے امیرالمؤمنین کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تین قسم کے اشخاص پر سے قلم اٹھا لیا گیاہے: سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بے دار ہو جائے، مجنون سے یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو جائے اور بچے پر سے یہاں تک کہ بڑا (بالغ) ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیوں نہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر آپ کا کیا خیال ہے: اس عورت کے بارے میں کیا اسے رجم کیا جائے۔ انھوں نے کہا نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اسے چھوڑ دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور تکبیر بلند کرنے لگے۔)

۴۔ **قصاص اور حدود سزائیں ہیں اور مجنون سزا کی اہلیت نہیں رکھتا کیوں کہ سزا تو رجم کے ارتکاب پر ہوتی ہے اس لیے اس میں جرم کا وصف نہیں پایا جاتا۔**(٨٠)

مجنون کو تعزیر: اس ضمن میں فقہا کے دو قول ہیں:

٧٩۔ **سنن أبي داود**، كتاب الحدود ،باب في المجنون يسرق أو يصيب حدا،رقم: ٤٣٩٩۔

سنن أبي داود کے شارح خلیل احمد سہارن پوری (١٩٢٧م) کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق پہلی روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رجم کا اجتہادی فیصلہ بھول جانے کے سبب کیا (خلیل احمد سہارن پوری، **بذل المجهود في حل أبي داود** (ملتان: مكتبة قاسمية،٦: ١٣٥۔) جب کہ حمد بن محمد الخطابی (٩٩٦ھ) کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پاگل عورت کو رجم کا حکم نہیں دیا تھا۔ وہ اس کی توجیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اگر عورت کو جنون کا مرض مسلسل تھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ظاہر نہ ہوا اس لیے وہ ان کے مشاہدے میں نہ آ سکا یا یہ کہ عورت پر وقفوں سے پاگل پن کے دورے پڑتے تھے؛ چناں چہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ اس وقت اس عورت پر صحت کا وقفہ تھا جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پاگل پن کی حالت میں پا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو چیلنج کیا تو انھوں نے فیصلے پر نظر ثانی کرتے ہوئے رجم کی سزا منسوخ کر دی۔ (حمد بن محمد خطابی، **معالم السنن شرح أبي داود** (بيروت: مكتبة دار ابن حزم، ١٤١٨ھ)،٤: ٣٦٣۔)

٨٠۔ کاسانی، **بدائع الصنائع** ،٧: ٣٤٦۔

مذہب حنفی: اس مذہب کے مطابق مجنون کو تعزیر دی جائے اور نہ ہی تادیب؛ کیوں کہ اس میں سزا اور تادیب کی اہلیت نہیں ہے۔(۸۱)

مذہب جمہور: دوسرا مذہب جمہور فقہاے مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا ہے کہ مجنون کو تعزیر تادیب کے لیے نہ کہ سزا کی غرض سے دی جائے۔ اگر بچوں، جانوروں اور پاگلوں کی تادیب کی جائے تو اس سے ان کی اصلاح کی جا سکتی ہے بہ صورت دیگر اس کے مفاسد ہیں چاہے ان کا فعل معصیت نہ بھی ہو۔(۸۲) مجنون کی تعزیر کا مقصد تو ڈرانا ہوتا ہے مگر اس کو سزا نہ دی جائے گی۔(۸۳) جمہور کی طرف سے ایک اور شرط یہ بھی عائد کی گئی ہے کہ جنون مطبق نہ ہو مگر جب ایک مجنون شخص میں فوج داری مسئولیت کی اہلیت نہیں اور جس کو حنفی اور جمہور فقہا دونوں مسالک یکساں تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس کو تعزیر کی سزا دینی چاہیے وہ تادیب کی غرض سے ہی کیوں نہ ہو مناسب نہیں ہے۔ مجنون پاگل کی فلاح تو اسی میں ہے کہ اس کا علاج کروایا جائے، چناں چہ حنفیہ کا ہی مسلک قابل ترجیح معلوم ہوتا ہے۔

پاکستانی قانون میں فاترالعقلی اور اس کی بنیادیں

وضعی قانون میں جنون (Insanity) کی تعریف یوں کی گئی ہے:

Any mental disorder severe enough that it prevents person from having legal capacity and excuses the person from criminal or civil responsibility.[84]

(جنون (پاگل پن) ایک ایسے ذہنی خلل کا نام ہے جو کہ قانونی اہلیت کو کسی شخص میں واقع ہونے سے روکتا ہے اور اس کے باعث اس کو فوج داری اور دیوانی مسئولیت سے استثنا حاصل ہو جاتا ہے۔)

چناں چہ اس قانونی لغت میں جنون کے باعث انسان کو فوج داری مسئولیت کا استثنا حاصل ہو جاتا ہے جو کہ اس کو جرم کے ارتکاب کی طرف مائل کرتا ہے یا جرم کی طرف ابھارتا ہے۔

۸۱– احمد بن ادریس قرافی، **الفروق أو أنوارالبروق في أنواءالفروق** (بیروت: دارالكتب العلمية،۱۴۱۸ھ)، ۴: ۳۲۱۔

۸۲– شربینی، **مغني المحتاج**،۴: ۲۲۲؛ منصور بن یونس بہوتی، **كشاف القناع** (بیروت: دارالكتب العلمية، ۱۴۳۰ھ)،۲: ۵۵۵۔

۸۳– ابن فرحون، **تبصرة الحكام في الأصول الأقضية و مناهج الحكام** (قاہرہ: مكتبة الكليات الازهرية، ۱۴۰۶ھ)،۲: ۱۹۴۔

84– Bryan A. Garner (ed.), *Black's Law Dictionary* (St. Paul, Minn.: West Group, 1999), 797.

جنون ایک ایسا عذر ہے کہ جو ملزم پر جرم کے ارتکاب کے وقت لاحق ہوتا ہے کہ وہ اس وقت اس ذہنی بیماری میں مبتلا تھا اور وہ اس قابل نہ تھا کہ کسی مجرمانہ فعل یا کسی اچھے فعل کے درمیان تمیز کرنے کے قابل ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مجرمانہ فعل قصداً نہیں کیا گیا۔ چناں چہ وہ اس فعل پر مسئول بھی نہیں کیوں کہ ایک لاطینی قانونی قاعدہ ہے: Actus non facitreus nisi mens rea جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی فعل مجرمانہ نہیں ہوتا جب تک کہ ذہن مجرمانہ نہ ہو۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک انسان اس وقت تک مسئول نہیں جب تک کہ اس کا فعل مجرمانہ نہ ہو، اور اگر ذہن مجرمانہ نہیں تو اس کے نتیجے میں کسی شخص کو سزا نہیں دی جا سکتی۔ چناں چہ پاگل پن کا عذر انسان کی فوج داری مسئولیت کو اس سے جدا کر دیتا ہے اور اس کی اساس مجرمانہ ذہنیت کی عدم موجودگی ہے۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۸۴ میں جنون سے متعلق قانون مدوّن کیا گیا ہے:

> **Sec. 84.** Nothing is an offence which is done by a person who, at the time of doing it, by reason of unsoundness of mind, is incapable of knowing the nature of his act, or that he is doing what is either wrong or is contrary to law.[85]

(فاتر العقل شخص کا فعل: کوئی امر جرم نہیں ہے جو ایسے شخص سے سرزد ہو جو اسے کرتے وقت فتور عقل کی بنا پر اپنے فعل کی ماہیت یا یہ جاننے کے قابل نہ ہو کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے وہ یا تو بے جا ہے یا خلاف قانون ہے۔)

عدالتی نظائر اور قانون کی وسعت

۱- چناں چہ کسی بھی شخص کو مجرم قرار نہ دیا جائے اگر اس نے جرم کا ارتکاب جنون کی حالت میں کیا ہو گا۔ اس دفعہ میں لفظ 'Insanity' مجنون استعمال نہیں کیا گیا بلکہ لفظ Unsoundاستعمال کیا گیا ہے جس کا معنی فاتر العقل ہے[۸۶]

۲- یہاں پر جان بوجھ کر فاتر العقلی(Unsoundness) کا لفظ استعمال کیا گیا اور مجنون (Insanity) کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا تاکہ اس لفظ کے استعمال سے معنی میں وسعت پیدا کی جا سکے؛ کیوں کہ ذہن کی فاتر العقلی (Unsoundness of mind) کا لفظ ذہن کی تمام بیماریوں کو محیط ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو عملی طور پر اس دفعہ میں زیادہ ترقی پسندانہ

۸۵- **مجموعہ تعزیرات پاکستان**(۱۸۶۰ء)، دفعہ ۸۴۔

86– PLD 2002, SC. 92 = 2002 SCJ 407.

رویہ اختیار کیا گیا ہے تاکہ کوئی ایسا شخص جو کہ کسی ذہنی عارضہ میں مبتلا ہو تو اس کی فوج داری مسئولیت کا تعین جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں کیا جا سکے۔ خاص طور پر پاگل پن کے شعبہ میں کی جانے والی تحقیقات۔ (۸۷)

اس مذکورہ دفعہ کا قانون مندرجہ ذیل دو مغربی قانون کے قواعد فقہیہ (Legal Maxims) پر مبنی ہے۔

(a) Furiosus furor sub puniler i.e. a madman is punished by his madness only.(88)

(ایک انسان محض اپنے پاگل پن کی بنا پر سزا پاتا ہے۔)

(b) Furiosi nulla volunt as est i.e. a mad man has no will.(89)

(ایک مجنون /پاگل انسان کوئی مرضی نہیں رکھتا۔)

۱۔ یہ کہ ملزم جرم کے ارتکاب کے وقت جنون کے عارضے میں مبتلا ہو جب کہ جنون میں مبتلا ہونے کا بار ثبوت ملزم پر ہے۔ جرم سے قبل اور بعد میں واقع ہونے والا عارضہ فاترالعقلی دفعہ ۸۴ مجموعۂ تعزیرات پاکستان کے مطابق کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

۲۔ ملزم ارتکابِ جرم کے وقت عارضہ جنون لاحق ہونے کے سبب: کہ وہ کیا کر رہا ہے اور اسے فعل کی نوعیت اور حقیقت کا احساس نہ ہو۔

۳۔ یہ کہ اگر ملزم فعل کی حقیقت کا علم تو رکھتا ہو لیکن اسے اس حقیقت کا علم نہ ہو کہ جو فعل وہ سرانجام دے رہا ہے کیا وہ غلط ہے اور قانون کے خلاف ہے ایک مقدمہ **عاشیر الدین بنام کنگ** میں ملزم نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے حکم دیا گیا کہ وہ اپنے حقیقی بیٹے جس کی عمر پانچ سال تھی کی قربانی دے۔ اس حکم کی تعمیل میں اگلے دن اس نے اپنے بیٹے کے گلے پر چھری چلا کر مسجد کے قریب ذبح کر دیا۔ یہاں پر عدالت نے فیصلہ کیا کہ ملزم نے اپنے فعل کو صحیح سمجھ کر قتل کے جرم کا ارتکاب کیا یہ شخص یقینی طور پر فاترالعقل تھا اور اس نے اپنی خواب کے وہم اور فاترالعقلی کے نقص کی بنا پر ایسے فعل کا ارتکاب کیا۔

اس مقدمے سے ثابت ہوا کہ مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۸۴ کا فائدہ ملزم کو حاصل کرنے کے

87– AIR 1959 Madh. Pra. 259 = 1959 Cr LJ 844 (DB(.

88– Om Prakash Srivastava, *Principles of Criminal Law* (Lucknow: Eastern Book Company, n.d.), 113.

89– Ibid 113.

لیے اُسے ثابت کرنا پڑے گا (i) یہ کہ ملزم کو اپنے فعل کی نوعیت کا علم نہیں تھا (ii) یہ کہ اسے علم نہیں کہ فعل کی حقیقت کیا ہے (iii) یہ کہ فعل کے جرم ہونے کے بارے اسے حقیقت سے لاعلمی تھی۔ کسی ملزم کو ایسی کیفیت میں بری کرنا قابل فہم نہیں ہے جج کا کہنا تھا کہ اگر ایسا خاص پیغام الٰہی کسی شخص کو قتل کرنے کے لیے دیا گیا تو میں اس شخص کو موت کی سزا کا حکم صادر کر دوں گا۔ ہاں اگر مجھے بھی کسی خدائی حکم کے ذریعے بتایا جائے کہ ملزم کو موت کی سزا نہ دی جائے۔[۹۰]

یہ کہ بسا اوقات ایک ملزم پاگل نہیں لیکن غیر متوازن شخصیت کا حامل تھا اور اس کا ذہن اسے غلط صورتیں دکھاتا تھا کہ یہ غلط مغالطے اس امر کے متقاضی ہیں کہ ایسے شخص کو دفعہ ۸۴ کا فائدہ دیا جائے۔[۹۱]

وضعی قوانین میں جنون (پاگل پن) کی بنیادیں

اس وقت دنیا کے مروجہ فوجداری قوانین میں جنون (پاگل پن) ایک استثنا کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے لیکن ان ملکوں میں یہ ارتقا انیسویں صدی ۱۸۴۳ء میں پیدا ہوا اس سے قبل پاگل پن کے حوالے سے کوئی قانون موجود نہ تھا قانون میں تبدیلی کا باعث میکناتھن(Mc'Naghtencase) کا مقدمہ بنا جس کی نتیجہ میں اس عارضے میں مبتلا افراد کے لیے فوجداری مسئولیت کے استثنا کے قواعد و ضوابط وضع کیے گئے۔ ان برطانوی ضوابط کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

ان کو "میکناتھن ضوابط" (Mc'NaghtenRule) کا نام دیا گیا جو کہ بعدازاں قانون کی صورت اختیار کر گئے۔

۱- ہر انسان کو بنیادی طور پر ذہنی اعتبار سے تندرست متصور کیا جاتا ہے اور یہ کہ ایک خاص درجے کی عقل و فہم اس میں پائی جاتی ہے۔ جس کی بنا پر وہ جرم کے ارتکاب پر مسئول قرار دیا جائے گا اس کے برعکس حالت کو ثابت کرنے کے لیے جیوری کو ثبوت کی بنیاد پر مطمئن کرنا ضروری ہے۔

۲- دفاع کی بنیاد کہ ملزم کو جنون کا عارضہ لاحق ہو اور ارتکاب جرم کے وقت وہ اس کیفیت سے گزر رہا ہو اور اس میں بیماری کے باعث عقل و شعور اس میں معدوم ہوتا ہے جس میں

90– AIR 1949 Cal.182 AIR 1917 Pat. 503.

91– PLD 195 Lah 213.

فعل کی نوعیت و حقیقت کی معرفت نہ ہوتے ہوئے جرم کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔

۳۔ مجنون کے مجرمانہ فعل کے علم کے حوالے سے برطانیہ کے جج نے کہا "اگر تو ملزم کو بعدازاں اس حقیقت کا ادراک تھا کہ اس کو جرم کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے تھا اور وہ ملکی قانون کے بھی خلاف تھا تو ملزم کو قانون کے مطابق سزا ملے گی۔"

۴۔ یہ کہ ملزم پاگل پن کی فریب خیالی کے دوران اگر جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو جرم کی مسئولیت پاگل پن کی فریب خیالی کے مطابق متعین ہو گی۔اگر ملزم میں جزوی فریب خیالی ہے جب کہ دوسری کئی صورتوں میں وہ پاگل نہیں ہے تو فوج داری مسئولیت کے استثنا کے لیے ضروری ہے کہ پاگل پن کے دورے کے دوران میں اس کی فریب خیالی حقیقی طور پر کامل ہو۔

مزید برآں اس مقدمے میں یہ بھی قرار دیا گیا کہ ایسے کسی شخص کی طبی گواہی اس پاگل کے حق میں قبول نہ کی جائے گی جس نے مقدمے سے قبل اس حالت کی حقیقت کا مشاہدہ نہ کیا ہو۔جب اس قانون کو عدالتوں میں عملی طور پر نافذ کیا گیا تو اس امر کی صراحت کر دی گئی کہ جو بھی شخص پاگل پن کی حالت کو بہ وقت ارتکاب جرم دفاع کے طور پر پیش کرے اس کا بار ثبوت اسی پر ہو گا۔[٩٢]

طبی ماہرین اور قانونی ماہرین کی جانب سے ان قواعد و ضوابط پر اعتراضات بھی وارد ہوئے کہ فرسودہ نفسیاتی علمی حقائق پر اس کی بنیاد رکھی گئی۔یہ کہ ان قواعد میں صرف عقل اور فہم کے نقائص پر ہی اس کی بنیاد رکھی گئی ہے جب کہ جذباتی حقائق کو یکسر نظرانداز کر دیا گیا۔حالاں کہ جدید نفسیاتی علوم میں ذہن کو مختلف حصوں میں تقسیم نہیں کیا جاتا۔

"درہم بنام ریاست ہائے متحدہ امریکہ"(Durham vs United States)اس مقدمے کے عدالتی فیصلے سے جو کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ایک ریاست میں زیرسماعت رہا جس کے فیصلے کے نتیجہ میں جو ضوابط سامنے آئے۔ان کے مطابق ایک ملزم کسی فوج داری مقدمے میں بری کیے جانے کا حق رکھتا ہے اگر وہ ثابت کر دے کہ جرم کا ارتکاب ذہنی بیماری یا نقص کے نتیجے میں ہوا یعنی وہ جرم جو کسی ذہنی بیماری کے سبب کیا گیا ہو وہ تو جرم ہی نہیں۔[٩٣] اس طرح درہم کے ذہنی جانچ کا طریقہ

92– J. C. Smith and Brian Hogan, *Criminal Law* (New York: Oxford University Press, 2008), 287-288 ; 1843 (10Cl and 200: (1843-60) All ER Rep 229.

93– 214 F 2d 862. Durham vs United States, United States Court of Appeals District of Columbia Circuit - 214 F 2d 862.

میکناٹن کے طریقہ سے نسبتاً زیادہ وسعت رکھتا ہے جس کو ناقابل مزاحمت تحریک (Irresistible Impulse) کی جانچ کا طریقہ کہا جاتا ہے بعدازاں یہ ۱۹۷۲ء میں (A.L.I. Rule, or American Law Institute Model Penal Code rule) سے تبدیل کر دیا گیا۔ چناں چہ اس ذہنی جانچ کے قواعد و ضوابط کے مطابق اگر ملزم یہ ثابت کر دے کہ اس نے جرم کا ارتکاب ذہنی مرض یا نقص کے سبب کیا تو وہ جرم کی سزا سے بری ہو گا اور بیماری کے سبب حقیقی طور پر قانونی اہلیت سے محروم ہو گیا۔ اس سے وضع کیے گئے ضوابط درج ذیل ہیں:

الف: یہ کہ کسی مجرمانہ غلط فعل سے متعلق ضابطے کی قدر افزائی کی گئی۔

ب: پاگل پن کے رویے کو قانونی اعتبار سے مناسبت بخشی گئی۔[۹۴]

پاگل پن کی اس جانچ کے طریقے کو میکناٹن کے طریقہ اور ناقابل مزاحمت جانچ کے طریقہ میں مدغم کر کے ایک نیا طریقہ وضع کر دیا گیا کہ جس میں ادراکی (Cognitive) اورارادی (Volitional) اہلیت کی معذوری واقع ہوتی ہے، چناں چہ پاگل پن کی جانچ کے بنیادی قواعد پر توجہ دی گئی اور اس طریقے کو نہایت توقیر بخشی گئی اور اس کو قانونی حلقوں میں اپنایا جا رہا ہے۔اس میں ان افراد کو بھی نفسیاتی بیماریوں کے وجود کی بنا پر جرم سے اسثنا دے دیا گیا جو تکرار کے ساتھ جرم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن انھیں جرم کے ارتکاب کا احساس نہیں ہوتا۔

یہاں پر یہ امر قابل لحاظ رہے کہ میکناٹن کے ضوابط کو وسعت دی گئی اور قرار دیا گیا کہ اگر ثابت شدہ حقائق ظاہر کریں کہ قانونی پاگل پن سے کم درجے کی بیماری جو میکناٹن ضوابط کو پوری طرح ثابت کردے تو یہ فوج داری مسئولیت کو ثابت نہ کرے گی یا پاگل پن کو تحریک بخشنے والی حالت موجود ہو یا جسے قانون کے اصول تائید بخشیں ان سب کے نتیجے میں ملزم کو فوج داری مسئولیت سے استثنا حاصل ہو جائے گا۔

فاترالعقلی کا قانونی معیار

مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۸۴ کے مطابق ہر ذہنی نقص فوج داری مسئولیت سے استثنا کا باعث نہیں بنتا۔ ایک ملزم کو یہ امر ثابت کرنا ضروری ہے کہ فعل کے ارتکاب کے وقت اس کے ادراکی

94– *American Law Institute, Model Penal Code* (Proposed official Draft) (Philadelphia, P.A: The Executive Office, The American Law Institute, 1962).

(Cognitive) اوصاف میں نقص پایا جاتا تھاجس میں اس کی سمجھ بوجھ کی صلاحیت اس کے فعل کی ماہیت کا اندازہ ملزم اور ضرر رسیدہ(Victim) کے تعلق کی مناسبت سے معلوم ہوتا ہے جس میں اس کی مسئولیت کا تعین کیا جاتا ہے۔ قانونی تقاضے کے مطابق ایک شخص اپنے ہر فعل کا ذمے دار اور مسئول ہے جو کہ دفعہ ۸۴ میں بیان کردہ فاترالعقلی(Unsoundness) کی بیان کردہ تعریف پر پورا نہ اترتا ہو؛ چناں چہ معمولی نوعیت کا عام روش سے ہٹا سنکی پن (Eccentricity)یا فاترالعقلی کافی متصور نہ ہوگی۔

فوج داری مسئولیت سے استثنا کی شرط

عدالتی نظائر کے مطابق پاگل پن کی کسی بھی حالت میں فوج داری مسئولیت سے دفاع کا حق صرف اسی صورت حاصل ہو گا جب قانون بھی اسے تسلیم کرے۔"کسی جرم کے ارتکاب میں پاگل پن کا دفاع حاصل کرنے کے لیے مستحکم بنیادوں پر یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ جرم کے ارتکاب کے وقت ملزم ذہن کے عقلی وصف کی بیماری میں مبتلا تھا اور اس فعل کا جرم اور خلاف قانون ہونا بھی تھا"۔[۹۵]

مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۸۴ کے مطابق مندرجہ ذیل ذہنی بیماریاں فاترالعقلی کے دائرۂ کار میں داخل ہیں:

۱- شیزوفرینیا (Schizophrenia) ۔

۲- وسوسہ عظمت و اذیت (Paranoia) ۔

۳- فریب خیالی (Delusion)۔

۴- غیر متوازن خبطی مجنون(Queering)۔

۵- افسردگی و پژمردگی (Morbidity of Temper)۔

۶- عام روش سے ہٹا سنکی پن (Eccentricity of Behaviour)۔

مذکورہ بالا تمام حالتیں دماغی خلل او ر ذہنی نقائص و بیماریاں ہیں۔جن سے انسانی ذہن بری طرح متاثر ہوتا ہے، نتیجتاً فوج داری مسئولیت مفقود ہوتی ہے اور انسان قانونی طور پر فاترالعقل (Unsound Mind) ہو جاتا ہے۔ یہ تمام ذہنی حالتیں فوج داری مسئولیت کے موانع کے دائرہ کار میں شامل ہیں لیکن یہ انسانی عقل اور ادراک کی عدم موجودگی سے مشروط ہیں۔اس کی وضاحت اور تشریح اگلے موضوع

95– 1978DLR 27 (DB) + PLD 1974 Pesh 90 = PLJ 1974 Pesh 70 (DB).

میں عدالتی فیصلوں کی روشنی میں ہو جاتی ہے۔

ناقابل مزاحمت تحریک(Irresistible Impulse)

اس ضمن میں ایک عدالتی فیصلے میں انسانی ذہن میں پیدا ہونے والی ناقابل مزاحمت تحریک کا اس اعتبار سے جائزہ لیا گیا کہ آیا مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۸۴ جدید قانونی تقاضوں پر کلی طور پر پورا اترنے کی صلاحیت رکھتی ہے: جیسا کہ Mc'Naghten Rule کے مطابق فوج داری جرائم میں انگلستان میں ذہنی مرض کی اس حالت کو فوج داری مسئولیت کے ایک مانع کے طور پر تسلیم کیا جاتا تھا لیکن مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۸۴ اسے یہ استثنا نہیں دیتی؛ کیوں کہ اس قانون میں فاترالعقلی کی اصطلاح اپنے اندر اتنی وسعت نہیں رکھتی کہ جس سے ہمیں یہ معلوم ہو سکے کہ انسانی مزاج کی شدت، حد سے زیادہ بڑھ جانے کے باوجود آیا معقولیت کے اوصاف اس کے قابو میں رہتے ہیں۔ چناں چہ ایسی کوئی فریب خیالی (Delusion) جو پاگل پن کے نقص کو ظاہر کرے دفعہ ۸۴ کی شرائط کو پورا نہیں کر سکتی جس میں عام روش سے ہٹے سنکی اشخاص بھی شامل ہوں، جب تک کہ شخص کی سمجھ بوجھ کی صلاحیت معدوم نہ ہو جائے اور اس کا احساس ختم ہو جائے کہ جس فعل کا وہ مرتکب ہوا وہ جرم ہے۔[۹۶] مزاج کی اس "ناقابل مزاحمت تحریک" کو فوج داری مسئولیت کے مانع کے طور پر تسلیم نہ کرنے کی معقول وجہ یہ ہے کہ اس حالت کو ثابت کرنا عملی طور پر ایک مشکل امر ہے۔

طبی اور قانونی فاترالعقلی

قانونی فاترالعقلی نمایاں طور پر طبی فاترالعقلی کے تصور سے مختلف ہے۔ایسا نہیں ہے کہ ہر طرح کی فاترالعقلی یا پاگل پن کو قانون تسلیم کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ایک طرح کے ذہنی مرض میں مبتلا ہو لیکن دفعہ ۸۴ فاترالعقلی کے اقتضا کو پورا نہ کرتا ہو تو ایسی صورت میں وہ شخص فوج داری مسئولیت کا استثنا حاصل نہ کر سکے گا، حالاں کہ طبی ماہرین اسے پاگل قرار دے چکے ہوں، لیکن وہ یہ جانتا ہو کہ اس نے کسی جرم کا ارتکاب بھی کیا ہے۔ اس امر سے قطع نظر کہ وہ جرم کس طرح سے ہو گیا اور وہ طبی نقطۂ نگاہ سے وہ پاگل پن کی جملہ شرائط پوری نہ کرتا ہو تو سزا سے بچ سکے گا۔

پاکستان کی سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ "فوج داری مسئولیت سے استثنا صرف قانونی فاترالعقلی سے ہی حاصل ہو گا اور یہ فاترالعقلی اس امر سے مشروط ہے کہ انسان کے ادراک کے جملہ

96– 1971.DLC 771.

اوصاف ذہنی مرض کے باعث مکمل طور پر بگاڑ کا شکار ہو چکے ہوں؛ چناں چہ عدالتوں کا پیمانہ قانونی فاترالعقلی ہے نہ کہ طبی؛ جب کہ قانونی طور پر فاتر العقل شخص میں جرم کاادراک ختم ہو جاتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے کسی قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔"(۹۷)

طبی ماہرانہ رائے کی اہمیت

کسی بھی مقدمے کی کارروائی کے دوران میں جب پاگل پن بحیثیت عذر لیا گیا ہو تو مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۸۴ کے مطابق عدالت پر ایسی کوئی پابندی عائد نہیں کہ وہ ملزم کا لازمی طبی معائنہ کروانے کا حکم صادر کرے تاہم شک و شبہ پیدا ہونے کی صورت میں کہ آیا ملزم میں فاترالعقلی کی جملہ قانونی شرطیں موجود ہیں یا نہیں تو قانون شہادت کے مطابق ماہرانہ رائے بامقصد سمجھی جائے گی جو کہ عدالت کے لیے کسی نتیجے تک پہنچنے میں اعانت کرے گی۔(۹۸)

جنون کی کسوٹی کے قواعد

کسی بھی جرم میں ماخوذ ملزم کی ذہنی صلاحیتوں کے نقائص کو جاننے کے مصدقہ معیار کہ جن کی بنیاد پر اسے جرم میں ملوث نہ ہونے کا فیصلہ ملتا ہے وہ مجرمانہ قصد کی عدم موجودگی ہوتی ہے چناں چہ اس حقیقت کے تعین کے لیے پاکستانی عدالتیں Mc'Naghten Rule کو رہ نمائی کے اصول کے طور پر تسلیم کرتی ہیں۔(۹۹)

Mc'Naghten Rule کی حیثیت کیا ہے کہ جس کو پاکستانی عدالتیں مشعل راہ بناتی ہیں ان کی وضاحت قبل ازیں کی جا چکی ہے۔

قانون میں جنون مطبق وغیر مطبق

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا کہ قانون میں فوج داری مسئولیت سے استثنا حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ جرم کے ارتکاب کے وقت ملزم جنون یا فاترالعقلی کی کیفیت سے گزر رہا تھا۔ جنون مطبق کی صورت میں تو مجنون کو فوج داری مسئولیت سے کامل استثنا حاصل ہوتا ہے، لیکن اگر مجنون کو وقفوں سے جنون کے دورے پڑتے ہوں تو ایسی صورت میں اعلیٰ عدالتیں یہ قرار دیتی ہیں: "اس حقیقت

97– PLD 2002 SC 92 = 2002 SCJ 407.

98– PLD 1982 Kar. 360 = PLJ 1982 Crc 37.

99– AIR 1958 Punj. 104 = 1958 Cr LJ 555 (DB)(

کا فیصلہ کہ ملزم کو دفعہ ۸۴ کا فائدہ حاصل ہو گا یا نہیں تو جرم کے ارتکاب کا وقت ہی بنیادی اہمیت کا حامل ہے چناں چہ اس وقت اگر ملزم حالت جنون سے گزر رہا ہو گا تو اسے یہ معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ اس نے اس حالت میں کسی جرم کا ارتکاب کیا تھا۔اس کے ساتھ اس وقت اس کی عقل معدوم تھی اس کو یہ بھی معلوم نہ ہو گا کہ اس نے کوئی خلاف قانون فعل سرانجام دیا ہے۔ملزم کا جرم سے قبل اور بعد میں رویہ بھی قابل ثبوت ہو گا اور جنون کی حالت کا تعین مقدمے کے حالات و واقعات پر منحصر ہے۔"(۱۰۰)

فقہ اسلامی اور پاکستانی قانون کا تقابل

فقہ اسلامی میں جنون کی جو اقسام بیان کی گئی ہیں، جدید پاکستانی قانون کے ساتھ اس کا اختلاف و تضاد نہیں ہے۔فقہ اسلامی جنون کی حالت میں ادراک کے وصف کی عدم موجودگی کو بنیاد بناتا ہے کیوں کہ انسان میں ادراک معدوم ہونے کی صورت میں اختیار بھی معدوم ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی فعل جرم ان دونوں اوصاف کی عدم موجودگی میں ہو گا تو ایسے ملزم کو فوج داری مسئولیت کا استثنا حاصل ہو جائے گا۔ قانون میں Mc.Naghten Rule کے قواعد و ضوابط کو بنیاد بنایا گیا ہے۔اور بعدازاں (Durham Rule, or Product Defect Rule, A.L.I. Test) دونوں جانچ کے طریقوں کو بھی سامنے رکھا جاتا ہے تو ان قواعد میں بھی جرم کے ارتکاب کے وقت عقل و ادراک کے اوصاف کو ہی بنیاد بنایا گیا ہے اس طرح فاترالعقلی کی اصطلاح کو اپنانے سے دیگر بیماریوں کی بنا پر ذہنی حالت میں عقل و ادراک کی صفت کی عدم موجودگی فوج داری مسئولیت کو معدوم کر دیتی ہے جسے فاترالعقلی کا نام دیا گیا ہے اس اعتبار سے A.L.I. Test زیادہ جدید تحقیقات پر مبنی ہے اور اسلامی فقہ کے اصولوں کے ساتھ نسبتاً زیادہ ہم آہنگ معلوم ہوتا ہے کیوں کہ شرعی نصوص میں ذکر کی گئی شرطیں خود اس امر کی دلیل ہیں کہ پاگل پن، عتاہت یا کوئی بھی نفسیاتی بیماری جس میں انسانی عقل و ادراک کی عدم موجودگی ثابت ہو جائے تو ایسی صورت میں جرم کی مسئولیت بھی معدوم تصور کی جاتی ہے۔شرع اور قانون کی استثنائی صورت پیدا ہونے پر بدنی سزا سے معافی کا حق ثابت ہو جاتا ہے۔ وضعی قانون بھی اسی طرح کے استثنائی اوصاف کو بنیاد بناتا ہے۔عدالتی نظائر انھی اصولوں کی روشنی میں پیش کیے جاتے ہیں جن پر ماتحت عدلیہ بھی

100– PLD 2002 SC 92 = 2003 SCJ 407.

عمل پیرا ہوتی ہے۔

خلاصۂ بحث

اصولی، فقہی اور قانونی طور پر جنون(Insanity) ایک ذہنی مرض ہے۔ جدید قانون میں فاتر العقلی (Unsoundness) کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ ان حالتوں میں انسانی عقل کا فقدان ہوتا ہے۔ عتاہت (Idiocy) میں انسانی ادراک انتہائی ضعیف ہوتا ہے مگر جسم پر سکون رہتا ہے اور مجنون میں عقل سرے سے پائی ہی نہیں جاتی۔ اس طرح جرم کی مسئولیت کا عذر (Excuse) پیدا ہو جاتا ہے۔ نیند میں انسان کی عادات وخصائل میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ نیند میں ادراک کے فقدان کی وجہ سے جرم کی مسئولیت کا عذر پیدا کر کے اسے استثنا دیتا ہے۔ اسی طرح مرگی اور ہسٹیریا کے دورے میں جرم کی مسئولیت کا عذر ادراک واختیار کے فقدان کے سبب قائم رہتا ہے۔ ایک بے ہوش شخص مجنون کی مانند ہے اس طرح جرم کی مسئولیت اس پر نہ ہو گی۔ انسانی ادراک کا متاثر ہونا ایک پیمانہ ہے۔ فاتر العقلی یا جنون میں ادراک کھو جاتا ہے۔ جنون اصلی وہ ہے جس میں انسان پیدائشی طور پر مجنون ہو جب کہ عارضی جنون پیدائشی طور پر صحت مند انسان میں بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ عقل نہ ہونا بصارت سے محرومی کے مشابہ ہے۔ یہ صورت شیطانی حملے کے باعث بھی ہو سکتی ہے جس کا علاج مسلم علما قرآنی آیات یا تعویذات سے تجویز کرتے ہیں۔ یہ مدت دراز تک رہنے والے جنون کی ایک قسم ہے۔ اس کی مدت کے تعین میں فقہا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حنفی فقہا کی آرا قدرے مختلف ہیں، جو کہ ایک دن، مہینہ، سال اور سال کا اکثر حصہ ہوتا ہے۔ جنون منقطع کبھی کبھار طاری ہوتا ہے۔ جنون کے وقفے کے دوران میں ذہنی صحت لوٹنے سے مسئولیت دوبارہ لوٹ آتی ہے۔ قانون جزئی میں کسی خاص انسانی رویے میں ہی جنون ہوتا ہے۔ دوسرے رویّوں میں انسان صحت مند اور ذی ہوش ہوتا ہے۔ قصاص اور حدود میں انسان سزا کی اہلیت نہیں رکھتا حتی کہ اسے تادیب بھی نہیں دی جا سکتی پاکستانی قانون میں اسے ایک عذر کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ پاکستانی قانون اور اسلامی قانون ضمان کی مسئولیت سے استثنا نہیں دیتا۔ عدلیہ کے فیصلے اس امر کی تائید کرتے ہیں۔ جدید سائنس نے میکناٹھن، اور اے ایل آئی(ALI) کے مطابق ذہنی بیماری فاتر العقلی کہلائے گی۔ طبی نفسیاتی بیماری از خود مسئولیت کا استثنا نہیں دیتی جب تک کہ قانون اسے یہ استثنا نہیں دیتا اور اس کا سبب ادراک کا فقدان ہے۔

نتائج

فقۂ اسلامی اور پاکستانی وضعی قانون میں جنون، اہلیت کے عوارض میں سے ایک عارضہ ہے اور انسانی عقل

پر طاری ہو کر اہلیت کو ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ شرعی خطاب ختم ہو جاتا ہے نتیجتاً مواخذہ بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ عقل کی موجودگی اس امر کی دلیل ہے کہ انسان شرعی خطاب کو سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے مگر ذکر کیے گئے عقل کے عوارض کی بنا پر یہ اہلیت اپنا وجود نہیں رکھتی۔

جنون وفاتر العقلی حقوق اللہ میں مواخذہ نہ ہونے کا ایک سبب قرار پاتا ہے۔ جنون کی حالت میں انسان عبادات کا مکلف نہیں رہتا اس لیے اس پر شرعی حدود نافذ نہ ہوں گی۔ اس طرح گناہ پہنچنا بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ شرعی اصول ہے کہ حدود شبہات سے ساقط ہو جاتی ہیں چناں چہ جنون جیسے عوارض کے سبب ان حدود کا ساقط ہونا قانونی طور پر اولیت رکھتا ہے۔ ضمان کا تعلق چوں کہ حقوق العباد سے ہے اس لیے وہ فقہ اسلامی اور پاکستانی وضعی قانون میں ساقط نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایسا شخص کسی طور مکلف ہو گیا ہے بلکہ فقہی اور قانونی طور پر اس کی ذات سے پہنچنے والے ضرر کے وجوب کے حق کی ادائی کی خاطر اس کے ولی کو مجنون کے مال میں شرعی طور پر مکلف بنایا جاتا ہے تا کہ جرم کے ضرر سے پہنچنے والے نقصان کا ازالہ ہو سکے۔ اس سے یہ نتیجہ بر آمد ہوتا ہے کہ اس کا بدنی نہیں بلکہ صرف مالی مواخذہ ہو گا۔ قتل کی صورت میں قصاص نہیں بلکہ صرف دیت کے وجوب کی ادائی ہو گی اس طرح جرائم حدود رجم اور قذف کی سزا سنائے جانے پر شرعی طور پر احصان کی شرط عقل کے وجود کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجنون فقہی اور قانونی طور پر محصن نہیں، کیوں کہ عقل کے بغیر قانونی اور شرعی خطاب مکمل نہیں ہوتا۔

جنون کے وقفے میں ادراک کی موجودگی اس پر فوج داری مسئولیت ثابت کرتی ہے۔ بعد ازاں جنون کا دورہ اسے سزا سے نہیں بچاتا۔ پاکستانی وضعی قانون اس کے مطابق ہے، جب کہ فقہ اسلامی، اصول فقہ کی بنیادی علتوں کی توضیح کی اساس پر اختلاف رکھتی ہے۔ اس حالت ادراک سے قبل اور بعد جنون کی وجہ سے ادراک کی عدم موجودگی میں سزا کی تطبیق کا اختلاف اسی بنا پر قائم ہے۔

موجودہ زمانے میں سائنسی تحقیقات، ذہنی بیماریوں میں انسانی ادراک واختیار کا جائزہ اور امتحانات تجویز کرتی ہیں جن کی بنیاد پر سزا کا تعین ہوتا ہے۔ فقہ اسلامی اس کی تائید کرتی ہے۔

List of Sources in Roman Script

- Al-Qur'an.
- 'Awdah, 'Abd al-Qadir. *Al-Tashri' al-Jina'i al-Islami*. Beirut: Mu'assasat al-Risalah, n.d.
- 1976 PCr LJ 82.
- 1978 DLR 27 DB
- 1985PCr LJ 2302.
- 214 F 2d 862. Durham vs United States, United States Court of Appeals District of Columbia Circuit - 214 F 2d 862.
- Abu Dawud, Sulayman b. al-Ash'ath. *Sunan Abi Dawud.* Beirut: Dar al-Kutub 'Ilmiyyah, 2008.
- Abu Zahrah, Muhammad b. Ahmad. *Al-Jarimah wa al-'Uqubah fi al-Fiqh al-Islami.* Beirut: Dar al-Fikr, 1978.
- Abu Zahrah, Muhammad b. Ahmad. *Usul al-Fiqh.* Cairo: Dar al-Ma'arif, 1377 AH.
- AIR 1960, Ker 24. DB.
- Al- Juburi, Husayn Khalaf. *'Awarid al-Ahliyyah 'ind 'Ulama' Usul al-Fiqh.* Makkah: Jami'at Umm al-Qura, 1428 AH.
- Al-'Asqalani, Ibn Hajar Ahmad b. 'Ali. *Fath al-Bari.* Riyad: Maktabat Dar al-Salam, 1421 AH.
- Al-Albani, Nasir al-Din. *Silsilat al-Ahadith al-Sahihah.* Riyad: Maktabat al-Ma'arif, 1416 AH.
- Al-Ash'ari, Abu al-Hasan 'Ali b. Isma'il. *Maqalat al-Islamiyyin.* Beirut: Al-Maktabah al-'Asariyyah, 1411 AH.
- Al-Bahuti, Mansur b. Yunus. *Kashshaf al-Qina' 'an Matn al-Iqna'.* Beirut: Dar al-Fikr, 1430 AH.
- Al-Bukhari, 'Abd al-'Aziz. *Kashf al-Asrar.* Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1418 AH.
- Al-Dimyati, Abu Bakr b. al-Sayyid Muhammad Shata. *Hashiyat I'anat al-Talibin*. Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, n.d.
- Al-Hajjaj, Muslim b. *Al-Jami' al-Sahih*. Beirut: Dar al-Fikr, 1434 AH.

- Al-Hattab, Abu ‘Abd Allah Muhammad b. Muhammad. *Mawahib al-Jalil fi Sharh Mukhtasar Khalil*. Beirut: Dar al-Fikr, 1978.
- Al-Jawziyyah, Ibn Qayyim. *Zad al-Ma‘ad fi Hady Khayr al-‘Ibad*. Beirut: Mu’assasat al-Risalah, 1402 AH.
- Al-Jurjani, ‘Ali b. Muhammad al-Sayyid al-Sharif. *Al-Ta‘rifat*. Cairo: Dar al-Fadilah, n.d.
- Al-Kasani, ‘Ala’ al-Din Abu Bakr b. Mas‘ud. *Bada’i‘ al-Sana’i‘*. Beirut: Dar Ihya’ al-Turath, 1431 AH.
- Al-Khattabi, Hamd b. Muhammad. *Ma‘alim al-Sunan*. Beirut: Maktabat Dar Ibn Hazm, 1418 AH.
- *Al-Mu’assasah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah*. Kuwait: Wizarat al-Awqaf wa al-Shu’un al-Islamiyyah, 1414 AH.
- Al-Mubarakfuri, ‘Abd al-Rahman. *Tuhfat al-Ahwadhi bi Sharh Jami‘ al-Tirmidhi*. Cairo: Dar al-Fikr, n.d.
- Al-Namlah, ‘Abd al-Karim. *Ittihaf dhawi al-Basa’ir bi Sharh Rawdat al-Nazir*. Riyad: Maktabat al-Rushd, 1422 AH.
- Al-Nasa’i, Abu ‘Abd al-Rahman Ahmad b. Shu‘ayb. *Al-Sunan al-Kubra*. Beirut: Dar al-Kutub ‘Ilmiyyah, 2008.
- Al-Qalali, Muhammad Mustafa. *Al-Mas’uliyyah al-Jina’iyyah*. Cairo: Matba‘at Jami‘at Fu’ad al-Awwal, 1948.
- Al-Qarafi, Shihab al-Din Ahmad b. Idris. *Al-Furuq*. Beirut: Dar al-Kutub ‘Ilmiyyah, 1418 AH.
- Al-Qurtubi, Muhammad b. Ahmad. *Al-Jami‘ li Ahkam al-Qur’an*. Beirut: Dar al-Kutub al-‘Arabiyyah, 1423 AH.
- Al-Saharanfuri, Khalil Ahmad. *Badhl al-Majhud fi Hall Abi Dawud*. Multan: Maktabah Qasimiyyah, n.d.
- Al-Sarakhsi, Muhammad b. Ahmad. *Al-Mabsut*. Beirut: Dar al-Ma‘rifah, 1372 AH.
- Al-Shafi‘i, Muhammad b. Idris. *Al-Umm*. Jordan: Bayt al-Afkar, n.d.
- Al-Sharbini, Muhammad b. Ahmad al-Khatib. *Mughni al-Muhtaj ila Ma‘rifat Ma‘ani Alfaz al-Minhaj*. Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 2009.

- Al-Shinqiti, Muhammad Ahmad. *Al-Fath al-Rabbani ʿala Nazm Risalat Ibn Abi Zayd al-Qayrawani.* Beirut: Al-Maktabah al-ʻAsariyyah, 1426 AH.
- Al-Taftazani, Masʻud b. ʻUmar. *Al-Talwih ʿala al-Tawzih.* Beirut: Dar al-Kutub al-ʻIlmiyyah, 1416 AH.
- Al-Tirmidhi, Abu ʻIsa Muhammad. *Sunan al-Tirmidhi.* Beirut: Dar al-Kutub al-ʻIlmiyyah, 2008.
- Al-Zalmi, Mustafa. *Mawaniʻ al-Mas'uliyyah al-Jina'iyyah.* Beirut: Dar Sadir, 1414 AH.
- Al-Zarqa', Mustafa Ahmad. *Al-Fiqh al-Islami fi Thawbihi al-Jadid*. Damascus: Dar al-Qalam, 1425 AH.
- Al-Zaylaʻi, Jamal al-Din. *Nasb al-Rayah li Ahadith al-Hidayah*. Damascus: Mu'assasat al-Rayyan, 1997.
- *American Law Institute, Model Penal Code.* (Proposed Official Draft). Philadelphia, P.A: The Executive Office, The American Law Institute, 1962.
- Garner, Bryan A., ed. *Black's Law Dictionary.* St. Paul, Minn.: West Group, 1999.
- Ibn ʻAbd al-Barr, Yusuf b. ʻAbd Allah. *Al-Kafi fi Fiqh Ahl al-Madinah.* Beirut: Dar al-Kutub al-ʻIlmiyyah, 1428 AH.
- Ibn ʻAbidin, Muhammad Amin. *Radd al-Muhtar.* Beirut: Dar al-Fikr, 1992.
- Ibn Amir al-Haajj. *Al-Taqrir wa al-Tahbir.* Beirut: Dar al-Kutub al-ʻIlmiyyah, 1419 AH.
- Ibn Farhun, Burhan al-Din. *Tabsirat al-Hukkam fi al-Usul al-Aqdiyah wa Manahij al-Ahkam.* Cairo: Maktabat al-Kulliyyat al-Azhariyyah, 1406 AH.
- Ibn Manzur, Muhammad b. Mukarram. *Lisan al-ʻArab.* Beirut: Dar Sadir, 1414 AH.
- Ibn Qudamah, ʻAbd Allah b. Ahmad. *Al-Kafi fi Fiqh al-Imam Ahmad.* Beirut: Dar al-Kitab al-ʻArabi, n.d.
- Ibn Qudamah, ʻAbd al-Rahman b. Ibrahim al-Maqdisi. *Al-Sharh al-Kabir*. Riyad: Dar ʻAlam, 1419 AH.
- Ibn Qudamah, Muwaffaq al-Din. *Al-Mughni.* Cairo: Dar Hijr li al-Tibaʻah, 1997.

- NLR 1989 Cr LJ 515.
- PLD 1961 SC. 998.
- PLD 1963, Kar. 1034.
- PLD 1974 Pesh 90.
- Smith, J. C. and Hogan, Brian. *Criminal Law*. New York: Oxford University Press, 2008.
- Srivastava, Om Prakash. *Principles of Criminal Law.* Lucknow: Eastern Book Company, n.d.
- Thanavi, Muhammad b. A‘la. *Kashshaf Istalahat al-Funun.* Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1418 AH.
- Zarkashi, Muhammad b. ‘Abd Allah. *Sharh al-Zarkashi ‘ala Mukhtasar al-Khiraqi.* Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1423 AH.